جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

بفضل حکیم بے ہمتا وطبیب یکتا رسالہ مصباح الدجے المسمے

بمنع الغذاء فی الوباء

۱۳۲۴ھ

۱۹۰۵ع

ردّ رسالہ

جواز الغذاء فی الوباء

۱۳۲۴ھ

۱۹۰۵ع

حسب فرمایش عمدة الافاضل جناب مولوی حکیم سید احمد حسین صاحب زید فضلہ

در فخر المطابع واقع لکھنؤ طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خرت لعظمتہ اعناق الحامدین۔ وذلت بجبروتہ صولۃ المعاندین
والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ الذین قلعوا السور تہم مواد المکابرین
صلوٰۃً تحمی عن حمیات الیوم الردی والی الصحۃ التامۃ تہدی۔ **امابعد**
کہتا ہے بندۂ عاصی احقر ازلی **مرزا محمد نقی** ابن اکمل افراد اطبا افضل
اصناف حکما مظہر رموز خفی وجلی جناب حکیم **مرزا محمد تقی** صاحب لکھنوی کا ایک
اشتہار ۱۲ جون ۱۹۰۹ء کو جناب حکیم سید امیر حسین صاحب ساکن لکھنؤ
جوہری محلہ نے چھپوایا تھا اُسمین ایک استفسار متعلق بترک غذاے حمای و بادی
درج کیا تھا جسکا خطاب عامہ اطبا کیطرف تھا۔ اُسکا جواب حقیر نے نہایت
مہذب الفاظ مین لکھ کے شائع کیا۔ اُسکا جواب الجواب پھر جناب حکیم صاحب
قبلہ نے نہایت غیظ وغضب سے مع اُن الفاظ واشعار کے جو جادۂ تہذیب سے
خارج ہین اپنی کسر شان و دون مرتبت خیال فرما کے اپنے صاحبزادے
کے نام سے چھپوایا حالانکہ واقفین حال پر یہ امر مخفی و محتجب نہین ہی کہ مجیب
مصنوعی تاری جواب بھی نہین ہو سکتا۔ فضلاً عن اینکون مجیباً للجواب وان
ہذا الشی عجاب۔ بہر تقدیر مجکو اس امر سے بحث نہین کہ وہ جواب کسنے لکھا کیونکہ

ظور اثبات حق ہے نہ مجادلہ ومخاصمہ۔ گو میرا ارادہ جواب لکھنے کا نہ تھا اگر
ض احباب ماہرین فن طب کے اصرار سے مجبوراً لکھنا پڑا۔ اور نام رسالہ کا
نع الغذاء فی حمی الوباء رکھا اگر کوئی خطا ولغزش مجھسے اس تحریر
ن واقع ہوئی ہو تو ماہرین فن کی خدمت مین التماس ہے کہ اُسکو قلم عفو سے
صلاح فرماکے حقیر کو ممنون منت فرمائین۔ رسالہٰذا عرصہ ہوا کہ لکھ گیا تھا
ر نحیف بوجہ کثرت اشغال وقلت فرصت و نیز اکثر بضرورت
الجہ بیرون شہر جانے کے جلد طبع کرانے سے قاصر رہا
ر اس قدر تاخیر ہوئی اولاً استفسار جناب سید صاحب نقل
تا ہون بعدہ اپنے جواب کو جو سابق مین لکھ چکا ہون مجملاً تحریر کرونگا پھر
جوع طرف جواب الجواب کے لفظ الجواب سے انشاء اللہ کرونگا۔

نقل عبارت استفسار

ن نہایت متحیر ہون کہ ترک غذا جسکو اصطلاحاً تلطیف بالغ کہتے ہین دس
ں اور بارہ بارہ بلکہ پندرہ پندرہ اور بیس بیس روز اور اس سے بھی زائد کرانا
ت مین کس قاعدے سے ہے۔ سوائے اس امر کے کہ شیخ نے لکھا ہے
و لاتقاضی القوۃ لکان الاوجب ان تلطف الغذاء ابلغ تلطیف) پس
قول مقید ہے اپنی مابعد سے اور وہ یہ ہے لکن القوۃ لاتحتمل ذلک وتجوز
ذا خارت لم ینفع علاج۔ پس یہ صاف دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ
ت متحمل ابلغ تلطیف کی نہین ہوسکتی اور جو قاعدہ کہ واسطے تغذیہ کے
رض حاد جداً مین شیخ نے بیان کیا ہے وہ بعینہ واسطے زیادتی توضیح
ے نقل کیا جاتا ہے وہو ہذا فیجب ان تنظر فان کانت العلۃ حادۃ جداً

وذلک ان یکون منتہاہا قریباً وحدست ان القوۃ لاتخور فی ہذہ المدۃ مابین ابتدائہا الی منتہاہا خففت الشغل علی القوۃ وسلطہا علی المادۃ ولم تشغلہا بالغذاء الکثیر بل لطفت التدبیر ولو بترک الطعام اصلا۔

جو جواب مینے اِس استفسار کا سابقاً لکھا تھا اُسمین یہ امر تحریر کیا تھا کہ حمای وبائی امراض حادہ جدا سے نہین ہے بلکہ مطلق امراض حادہ سے ہے پس یہ قول شیخ کا (واکثر ما یتکلف فی تقلیل الغذاء ومنعہ ہو فی علاج الامراض الحادۃ مطلقا) مذکور ہے۔ اِس قاعدے سے حمای وبائی مین ترک غذا کراتے ہین جس زمانے تک کہ مناسب سمجھتے ہین۔ اور دوسرے یہ قول شیخ کا جو حمای وبائی کے علاج مین مذکور ہے جملۃ علاجہم التخفیف وذلک بالفصد والاسہال اور اسہال نہین کرانا چاہیے مگر بعد نضج اخلاط اور نضج اخلاط کیواسطے ترک غذا ضروری ہی جیساکہ شیخ نے کلیات مین لکھا ہے انما یمنع الغذاء عند ارادۃ الطبیب شغل الطبیعۃ بنضج الاخلاط اور یہ بھی مینے تحریر کیا تھا کہ چونکہ یہ مرض منجملہ امراض سمیہ ہے پس سمیت اسکی ضرور تمام رطوبات بدن اور اخلاط مین ساری ہوگی لہذا اِس حالت مین اگر غذا دیجائے گی تو یہ غذا مستحیل طرف طبیعت سمیہ کے ہوکر باعث ازدیاد سمیت و موجب ہلاکت مریض ہوگی۔ اب عبارت جواب الجواب ملاحظہ ہو۔

جواب الجواب

عنوان تحریر جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپنے بالکل تحریر مستفسر کی طرف التفات نہین کیا مقصود محض دریافت کرنا اُس قاعدے کا ہے جس سے دس دس اور انتہا یہ کہ بیس بیس روز اور اِس سے بھی زائد جیساکہ فی زمانتا

کیا جاتا ہے حکم ترک غذا کا نکلے۔

الجواب

تلطیف بالغ پانچ یا سات یا دس یوم یا اس سے زائد یا کم کرانا امراض
ذی مادہ مین جب تک کہ نقاء عن المادہ نہو جائز ہے جیسا کہ میرے پہلے
کلام سے ثابت ہوا اور نیز اس کلام سے کہ جسکو مزید توضیح کے واسطے
ذکر کرتا ہون کما قال ابن عباس المجوسی فے کامل الصناعۃ۔ واما التقدیر
الغذاء بحسب مایعرض للمریض من الاسباب المانعۃ من تناول الغذاء
فینبغی ان ینظر فان کان فے معدۃ المریض فضلۃ من الغذاء۔ او فی امعائہ
شئی من اثقال الغذاء فینبغی ان لایغذی شئی البتۃ الا ان ینقی معدۃ ویخرج
الاثقال من امعائہ وکذلک متی کان العلیل محتاجاً الی استفراغ بدواء
مسہل او بحقنۃ او بشافۃ او بفصد او بغیر ذلک فینبغی ان لایعطی الغذاء
الا بعد ان یستفرغ البدن وینقی۔ اب فرمائیے کہ حمای وبائی امراض ذی
مادہ سے ہے یا نہین اور اسمین تنقیہ بالمسہل یا بالحقنہ یا بالفصد کی حاجت
ہوتی ہے یا نہین۔ اسمین تو کوئی شک نہین ہے کہ حمای وبائی امراض ذی
مادہ سے ہے حیث قال صاحب مختار ابن الجبل الحمی الوبائیۃ ہذہ الحمی
اذا حدثت عمت خلقاً کثیرا وسببہا تغیر وتن یحصل فے الہواء فیستنشقہ
الانسان فیحمی قلبہ ویعفن الخلط الذی فے تجویفہ وینتشر من الشرائین الی
سائر الاعضاء فیحمیہا ویحدث حمے ردیۃ خبیثۃ تسمے الوبائیۃ۔ وقال صاحب
شرح الاسباب بعد تعریف الوباء فاذا تعفن الہواء عفن الاخلاط لاختلاط
تلک الاجزاء العفنیۃ معہا لما تضعف القویٰ مما یرد علیہا من الامر الغریب

السمی فتعجز عن التصرف فی الرطوبات وحمایتہا عن الحرارۃ الغریبۃ وابتداء
اولا بتعفن الخلط المحصور فی القلب لانہ اقرب الیہ وصولا منہ الی غیرہ
لانہ ملاقیۃ اولا بالنفس وہو علی سورتہ البردیۃ لم ینکسر منہا شئی فیکون تاثیرہ
فیہ وفیما فیہ اقوی مما فی غیرہ حیث یصل الیہ بعد ما انکسرت سورتہ واذا
تعفن ذلک الخلط تحرک بسبب الحرارۃ الغریبۃ وانتشر فی البدن کلہ
بواسطۃ الشرائین فتعفن الاخلاط الموجودۃ فیہ ۔ وقال صاحب غایۃ الفہوم
بعد تعریف الوباء ولابدان یصل الہواء الی القلب ونواحیہ عند الاستنشاق
فیخالط تلک الاجزاء الروح ویفعل فیہ ما کانت یفعلہ فی الہواء الخارجی
فیسخن لامحالۃ ویلزمہ تسخن الاخلاط وتعفنہا فتحدث الحمیات الوبائیۃ۔ اسمین
بھی کوئی شک نہین کہ اسمین تنقیہ بالمسہل یا بالفصد کی ضرورت ہوتی ہے
کما قال سعید ابن ہبۃ اللہ فی کتابہ علاج الحمی الوبائیۃ یکون باستفراغ
البدن انکان الدم غالبا فبالفصد وان کان لبعض الاخلاط الاخر ظاہرۃ
فبالتنقیۃ۔ وقال ملا نفیس وعلاجہا الفصد انکان الدم غالبا والاستفراغ
ان کان الاخری غالبۃ وذلک لتخفیف البدن وقال صاحب مختار
بن الحبل واما علاج من وقع فی ہذہ الحمی فالفصد والاسہال واخراج
الفضل العفن۔ وقال الشیخ فی الحمیات وجملۃ علاجہم التخفیف وذلک
بالفصد والاسہال ویجب ان یبادر فیہا الی الاستفراغ فان کانت
المادۃ الغالبۃ دمویۃ فصدوا وانکانت اخلاط اخری فاستفرغوا۔ جب یہ
دونون امر ثابت ہوگئے تو یہ جاننا چاہیے کہ نقاعۃ المادہ موقوف ہے زیادتی
وکمی مادہ اور شدت ردائیت وآمادگی مادہ اور قوت قوت وضعف
قوت پر پس جسقدر کہ مادہ زائد یا شدید الردائیت یا غیر قابل الدفع ہوگا اور

قوت بمقابل اُسکے کم ہوگی اُسی قدر نقا دیر مین ہوگا اور جسقدر کہ قوت قوی ہوگی اور مادہ قلیل ہوگا یا مستعد للدفع ہوگا اُسی قدر نقا جلد ہوگا اب جناب سید صاحب ارشاد فرمائیے کہ یہ امر ثابت ہوا یا نہین کہ جبتک نقا نہو غذا نہ دیجائے پس اگر نقا مادہ سے چار روز مین ہوجائے اُسوقت غذا دیجائے اور اگر سات روز مین ہو اُسوقت غذا دیجائے اور اگر دس روز مین ہو جب غذا دیجائے یہانتک کہ جب طبیب عاقل کے نزدیک نقاعن المادہ ہو غذا دیجائے کچھ قید چار یوم یا دس یوم یا اس سے کم و زائد کی نہین ہے اور یہی معمول ہے وہذا ہو الحق الصریح شاید آپ کی نظر ان مقامات تک نہین پہونچی یا آپ کو کوئی کتاب سوائے حمیات کے دستیاب نہین ہوئی ورنہ آپ یہ استفسار ایسے دعوے کے ساتھ نہ کرتے اور کبھی مصداق اس شعر کے نہوتے ؎

آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ✤ درجہل مرکب ابدالدہر بماند۔

یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ ہمارا کلام جو کچھ سابقا ہوا یا اس رسالہ مین مذکور ہے متعلق ترک غذا کے یہ سب قوۃ قوۃ کی حالت مین ہے کما قال الشیخ واعلم انہ ربما کانت الحمی من الشدۃ والحدۃ بحیث لا ترخص فی تدبیر السبب بل تقتضی التبرید البالغ فان وجدتہا مقاومۃ صابرۃ قطعت السبب و دبرت الخلط وقطعت الغذاء ولم تبرد تبریدا یمنع التحلل وان وجدت القوۃ قاصرۃ اشتغلت بتعدیل المزاج المضاد لہا فبردتہ ونعشت القوۃ بالغذاء۔

جواب الجواب

اور غرض تحریر اس قاعدے سے (لولا تقاضی القوۃ الخ) محض دکھانا اس بات کا تھا کہ اگر آپ یہ فرمائین کہ حمای وبائی امراض حادہ جدا سے ہے

پس اسمین اس قاعدے سے حکم ترک غذا کا دیتے ہین پس یہ قاعدہ اگر حکم دیتا ہے تو محض چار روز کے لیے بشرطہا وشروطہا کہ جسکی طرف اشارہ استفسار مین بھی کیا گیا ہے وہو ہذا (اور اگر بالفرض یہی مقصود ہے تو منتہیٰ یہ کہ چار روز الخ) نہ یہ کہ جس زمانے تک کہ چاہین جیسا کہ آپنے خیال کیا ہی۔

الجواب

افسوس ہے کہ جناب شوق تحریر جواب مین بغیر سمجھے جو چاہتے ہین تحریر فرماتے ہین کیونکہ ہو قابلیت اسیکا نام ہی کہ جو ذہن مین آیا لکھدیا خیراب بعمق نظر سے ملاحظہ فرمائیے کہ یہ قول شیخ کا (لولا تقاضی القوۃ الخ) صاف صاف مطلقاً مذکور ہے۔ خاص کسی مرض کے متعلق نہین ہے جسکے آپ خود بھی قائل ہین پھر آپ کا یہ فرمانا کہ یہ قاعدہ اگر حکم دیتا ہے تو محض چار روز کے لیے کیونکر صحیح ہو سکتا ہی اور کس لفظ سے اس قول کے نکلتا ہے کہ یہ قاعدہ اگر حکم منع غذا کا کرتا ہے تو چار یوم کے لیے بلکہ اس قول کے بعد جو قول مذکور ہے (فیجب ان ینظر فان کانت العلۃ حادۃ جداً) یہ متعلق امراض حادہ جدا کے ہے اور یہ حکم ترک غذا کا چار روز کے لیے دیتا ہے نہ قول مذکورۂ بالا بلکہ اگر یہ قاعدہ حکم ترک غذا کا دیتا ہے تو مطلقاً دیتا ہے کسی زمانے کی قید اس قول سے ظاہر نہین ہوتی یہ تو ارشاد ہو کیا کوئی حاشیہ قلمی شیخ کا آپکو ملگیا کہ جسمین اُسنے اس امر کی توضیح کی ہی کہ یہ قاعدہ ہما با وجود مطلق مذکور ہونیکے صرف چار یوم کیلیے ترک غذا کا حکم دیتا ہی۔

جواب الجواب

جاننا اس بات کا کہ یہ علت کس قسم مین اقسام امراض حادہ سے ہے کبھی

وقوف ہوتا ہے جاننے پر نوع مرض کے اور نوع مرض کی شناخت
کے دو طریقے ہین اول یہ کہ موضع مرض شدید اللطافتہ ہو مثل روح
کے اور ظاہر ہے کہ قیام مرض ایسے مقام پر عرصے تک نہین رہ سکتا
ال یتحلل اما قبل فساد منہ سریعًا للطافتہ فصح واما ان یفعل المرض فیہ
علا شدیدا فیہلک اور حمای وبائی مین موضع مرض روح کا ہونا مع
خلاط کی تعریف سے اسکے ظاہر حیث قال الحمیات الوبائیۃ حمیات
ختلفۃ متشبثۃ بالارواح ثم بالاخلاط بسبب فساد یعم الہواء

الجواب

اسمین کلام نہین کہ نوع مرض کی شناخت کے دو طریقے ہین اول یہ کہ
وضع مرض شدید اللطافتہ ہو مثل روح کے دوسرے یہ کہ مرض شدید
الردائت ہو اس حیثیت سے کہ نہ صبر کرین قوی اُسکے مقاسات
پر زمانۂ طویل تک پس یا یہ کہ طبیعت علت کو مقہور کردیگی جلدی اور
فع کردیگی یا خود مرض سے مقہور ہوجائیگی اور مریض ہلاک ہوجائیگا
ہان کلام اسمین ضرور ہے کہ حمای وبائی مین موضع مرض ارواح و
اخلاط دونون ہین یا فقط ارواح ہین یا فقط اخلاط ہین اور اگر ارواح
و اخلاط دونون ہین تو ایک بالذات اور دوسرا بالعرض یا دونون
بالذات ہین یا دونون بالعرض ہین پس اگر یہ کہا جائے کہ حمای وبائی مین
موضع مرض ارواح واخلاط دونون ہین تو ان صورتون مذکورۂ سابق
سے خارج نہو گا کہ یا علاقہ حمای وبائی کا ارواح و اخلاط دونون سے
بالذات ہوگا یا دونون سے بالعرض ہوگا یا ارواح سے بالعرض اور

اخلاط سے بالذات یا اسکا عکس اب اگر یہ کہا جائے کہ علاقہ حمای وبائی کا ارواح
واخلاط دونون سے بالذات ہی تو حمای وبائی حمیات مرکبہ سے ہوجائیگی اور
حمای وبائی کے حمیات مرکبہ سے ہونیکا کوئی قائل نہین بلکہ صاحب غایۃ المفہوم
نے حمای وبائی کے متعلق لکھدیا ہی لیست ہی قسماً آخرمن الحمیات بل المحرقۃ والمطبقۃ
اذا احدثت عن فساد الهوا سمیت بهذا الاسم ویفرد لها باب لاانجباب بالبعض التدابیر سے
یہ صاف ظاہر ہے کہ حمیات وبائیہ حمیات مرکبہ سے نہین ہین بلکہ محرقہ مطبقہ سے ہین
اور محرقہ ومطبقہ حمیات بسیط سے ہین۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ علاقہ حمای وبائی کا اول و
بالذات ارواح سے ہی تو حمای وبائی حمیات یوم سے قرار پائیگی اور اگر یہ کہا جائے کہ
علاقہ حمای وبائی کا ارواح واخلاط دونون سے بالعرض ہی تو اسوقت اسکی ضرورت
ہوگی کہ علاقہ اولی دریافت کیا جائے اور علاقہ اسکا یا ارواح سے ہوگا یا اخلاط سے یا
اعضا سے ارواح واخلاط سے تو فرض ہی نہین کرسکتے والا خلاف مفروض لازم
آئیگا اب رہگئے اعضا پس اگر حمای وبائی کا علاقہ اولی اعضا سے ہوگا تو حمای وبائی
حمیات دقیہ سے قرار پائیگی۔ پھر یہ تعریف جو صاحب بحر الجواہر نے لکھی ہی الحمیات
الوبائیۃ حمیات مختلفۃ متشبثۃ بالارواح ثم بالاخلاط اسکا کیا مطلب ہی اسکا
مطلب وہ نہین ہے جو جناب نے خیال فرمایا ہے کہ حمیات وبائیہ کا تشبث اولی
ارواح سے ہوتا ہی پھر اخلاط سے (اسواسطے کہ شیخ نے تشبث اولی کے یہ معنے
لکھے ہین وهو الذی اذا طفی هو برد ما یجاوره واذا برد ما یجاوره لم یجب ان یطفا
هو بل یمکن ان یبقی وان یعود فیسخن ما یجاوره) کیونکہ اگر حمیات وبائیہ کا تشبث
باین معنی ارواح سے ہو تو چاہیے کہ بعد اطفاء اخلاط اشتعال ارواح باقی رہے
اور حمای وبائی حمیات یوم سے شمار کیجائے کما ذکرنا فاذ ذلک مردود۔ اور
اگر آپ (متشبثۃ بالارواح) مین تشبث سے تشبث اولی نہین مراد لیتے ہین

بلکہ حمیات خلطیہ وغیرہ مین جیسا تشبث حرارت غریبہ کا ارواح سے ہوجایا
کرتا ہے اور ارواح مشتعل ہوجاتے ہین (کما قال والتکان الا الارواح ہی اشتعلۃ
فی الجمیع) مراد لیتے ہین تو پھر آپکا یہ فرمانا کہ حمای وبائی مین موضع مرض ارواح و
اخلاط دونون ہین. صحیح نہوگا بلکہ موضع مرض حقیقتاً اخلاط ہونگے پس مطلب
الحمیات الوبائیۃ الخ کا یہ ہے کہ پہلے تعلق وتشبث (نہ تشبث اولی بمعنی اصطلاحی)
حمیات وبائیہ کا ارواح سے ہوتا ہی بوجہ اسکے کہ ارواح شدید اللطافۃ اور سریع
الانفعال ہین بالنسبۃ اخلاط کے اور بعد اسکے تشبث اولیٰ اور اشتعال اولی اخلاط مین
ہوتا ہی اور قطع نظر ان سب امور کے اگر ہم یہ بھی فرض کرلین کہ حمای وبائی مین
موضع مرض ارواح واخلاط دونون ہین تو یہ بھی آپکے اثبات مدعا مین کام نہ آئیگا
کیونکہ آپ اس امر کو ثابت کرتے ہین کہ حمای وبائی مین موضع مرض شدید اللطافۃ ہی
اور جب ارواح واخلاط دونون موضع مرض ہونگے تو پھر موضع مرض شدید اللطافۃ
کہان رہیگا. جناب سید صاحب ع حلوا خوردن را روے باید۔

جواب الجواب

اور اسمین بھی شبہہ نہین کہ فعل مرض کا اسمین فعل شدید ہی جو (فی الاکثر مہلکۃ لفساد القلب
یتتابع ورود السبب و ہو الہواء عند التنفس فظاہر ان استعداد المحموم للتاثر عنہ اکثر من الصحیح لانہ
یحدث فی الاصحاء حمی فکیف بہ فیزداد کل وقت زیادۃ کثیرۃ الی ان ینتہی الی الہلاک) سے
کسیطرح پوشیدہ نہین. اب یہ ارشاد ہو کہ حمیات یومیہ بسبب اسکے کہ موضع مرض اسمین روح ہی
اقصر مدہ مین اور حمیات سے ہوگئین جیسا کہ کہا گیا ہی ومن ہہنا کانت حمیات الیوم قصیرۃ المدۃ
حالانکہ اسمین اعراض شدیدہ ایسے نہین پائے جاتے تو کیا حمیات وبائیہ باوجود اشد و اصعب
ہونے اعراض کے روا ہی کہ جسکی مقاسات قوت پر عسیر اقصر مدہ مین اور حمیات عفنیہ سے بھی نہونگی

الجواب

واضح رہے کہ حمیات یوم حمیات حادہ سے نہین ہین کما قال الشیخ وصاحب
الغایۃ الفہوم وقد تقسم الحمیات من جہۃ اخر فیقال ان من الحمیات ماہی
قریبۃ المنتہی قصیرۃ المدد ذوات خطر وتسمے حمیات حادۃ ومنہا ماھی
قصیرۃ المدد ولکنا غیر ذوات خطر واسمہا غیر حادۃ کالحمی الیومیہ پھر آپ بار
بار لفظ حماے یوم کیون استعمال فرماتے ہین بظاہر آپ کا ارادہ یہ معلوم
ہوتا ہے کہ حمیات یوم کو بھی شریک حمیات حادہ کرکے اپنا مطلب
حاصل کرلین پہلے تو یہ خیال فرمائیے کہ ہمارے آپکے کلام حماے وبائی
مین ہے اور وہ حمیات حادہ سے ہے اور حماے یوم مبحوث عنہ سے
خارج ہے اور یہ عبارت شیخ کی ومن ہہنا کانت حمیات الیوم قصیرۃ
المدد متعلق حمیات یوم کے ہے کہ جسکو خود شان عبارت بتا رہی ہے
اور مطلب اسکا یہ ہے کہ حمیات یوم بوجہ اسکے کہ انکا علاقہ اولی ارواح
سے ہوتا ہے اور ارواح شدیدۃ اللطافۃ ہین پس بقا انکا زمانہ کثیر
تک نہین ہو سکتا بلکہ مدت قصیرہ مین منقطع ہو جاتے ہین بشرطیکہ تعلق
انکا اخلاط سے نہو جائے اس باعث سے نہین قصیر المدد ہوتے کہ شدید
الرداءۃ یا ذوات خطر ہون بخلاف حمیات وبائی کے کہ انکا تشبث
اخلاط سے ہوتا ہے اور یہ ذوات خطر ہین علاوہ ازین حمیات وبائیہ
کا کل اقسام حمیات خلطیہ سے قصیر المدد ہونا کہان ثابت ہوتا ہے
اسلیے کہ اوپر اسکا ذکر ہو چکا ہے کہ حماے وبائی اور کسی حمی کی قسم نہین ہے
بلکہ محرقہ ومطبقہ سے ہے اور حمیات محرقہ ومطبقہ کا شمار حادہ مطلقا سے
ہے نہ حادہ جدا سے اور حادہ جدا کا مرتبہ حاد مطلقا کے فوق ہے اور آپ
فرماتے ہین کہ حمیات وبائی اور حمیات عفنیہ سے قصیر المدد ہون گے

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

جواب الجواب

دوسرے علت کا شدید الرداءۃ ہونا بحیث لا تصبر القوی علی مقاساتہا زمانا طویلا پس اب دو حال سے خالی نہین یا یہ کہ قوت غالب آئیگی اور مرض کو بسرعت دفع کر دے گی اور یا مرض غالب ہوگا اور مریض ہلاک ہوجائے گا۔ اور علت کا شدید الرداءۃ ہونا ان حمیات وبائیہ مین خود آپکے قول سے (کہ منجملہ امراض سمیہ ہے) اور اقوال ذیل سے پوشیدہ نہین ہے۔ اول (لان الفساد العارض فے الحمیات الوباء انما یکون فی القلب و نواحیہ و اذا عرض ذلک ضعف القوی وکان معظم آثار ہذہ الحمی و قوتہا فی الباطن) دوم (فانہا مہلکۃ بسرعۃ یدہش الاطباء فے امرہا لان الوانہم وسحناتہم وحدیثہم و قوۃ حرکاتہم کما کان فے حال الصحۃ الا نبضہم فانہ یسقط واما موتہم فلان القلب یشتد بہ الفساد حتی انہ یموت قبل ان یصل الآفۃ الی الارواح فے الاعضاء) سوم (لان القلب یفسد قبل اندفاع آثار الحرارۃ الظاہرۃ وقبل الاحساس بالکرب ولذلک یکون موت ہولاء سریعاً) چہارم (وسقوط شہوۃ ان لم یقاد مہا بالاکل صبراً اہلکہ وذلک الہلاک لضعف القوی واحتیاجہم الی الغذاء اکثر) پنجم (لاجل العفن الذی فے القلب ونواحیہ) ششم (لشدۃ التسخن بالقلب والروح وضعف القوۃ عن الوفاء بالمقصود بسرعۃ)

الجواب

اسمین شک نہین کہ ان عبارات کے جمع کرنے مین آپ نے بہت

بڑی کوشش کی مگر یہ نہ لحاظ فرمایا کہ یہ عبارات کچھ ہمارے اثبات مدعا
مین بھی کام آسکتی ہین یا نہین آپ تو اس امر کے مدعی ہین کہ حمای وبائی
امراض حادہ جداً سے ہے اور جملہ اقسام حمیات خلطیہ سے شدید الحرارت
والردائت ہے اور زمانہ اسکے مقاسات کا بہت کم ہو آگے آپ
اسکو صراحتاً لکھدینگے یہ امور ان عبارات سے کسی طرح ثابت نہین
ہوتے کہ حمای وبائی حادہ جدا سے ہے اور جملہ اقسام حمیات خلطیہ سے
شدید الردائت ہو حادہ فی الغایۃ القصوی کو ملاحظہ کیجیے کہ اسکا بحران
کب ہوتا ہے کما قال قبلہا فی الحدۃ الحادۃ فی الغایۃ القصوی وہی
لا تتجاوز بحرانہا الرابع اور اگر بالفرض حادہ جدا ہونا ثابت بھی ہو جائے
تو یہ کب ثابت ہوتا ہے کہ جملہ اقسام خلطیہ سے جلد منقضی ہو جاتی ہے
اور ردایۃ سب سے زائد ہے ۔

جواب الجواب

اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شدّت اعراض منتہاے مرض کو قریب
کر دیتی ہے اور جس مرض مین دوسرے مرض سے اعراض مین شدّت
وصعوبت ہوگی یہ مرض بہ نسبت اُسکے جسمین اعراض شدّت مین کم ہو
اقصر مدت مین ہوگا جیسا کہ کہا گیا ہے ولما کانت المحرقۃ اشد اعراضا
من الغب وجب ان یکون اقصر مدۃ منہ ۔ پس اب کیا حمای وبائی باوجود
اشد واصعب ہونے کے اعراضا و مقاما حمای محرقہ سے اقصر مدت مین نہو

الجواب

اور یہ بھی جاننا ضرور ہے (کہ شدت اعراض الخ) یہ قول اگر مطلق

دیکھا جائے جیساکہ آپنے تحریر کیا ہے توبالکل ہی غلط ہے اسلیے کہ شدت
عراض جیسے غب مین پائی جاتی ہے ویسی حمای یوم مین نہین پائی جاتی
تو شدت اعراض کو چاہیے کہ غب کو قصیر المدت کردے باعتبار حمای
یوم کے حالانکہ ایسا نہین ہے اور اگر بنظر خصوص یہ قول آپکا دیکھا جائے
تو محض حمای خلطیہ مین بنے گا پس شدت اعراض جو حمای وبائی مین
پائی جاتی ہے تو یہ حمای وبائی کو کس حد تک قصیر المدت کردیتی ہے آیا
اِس حد تک کہ حمای محرقہ سے بھی قصیر المدت ہو جائے یا اِس قدر
قصیر المدت کردیتی ہے کہ مدت حمای وبائی کی حمای محرقہ سے تجاوز
نہین کرتی اگر مانا جائے کہ شدت اعراض حمای وبائی کو اِس حد تک
قصیر المدت کردیتی ہے کہ اقصر مدت مین حمای محرقہ سے ہو جائے
تو یہ کلام صاحب غایۃ الفہوم کا لیست ھی قسما آخر من الحمیات الخ
غلط ہو جائے گا اور اگر یہ مانا جائے کہ شدت اعراض حمای وبائی کو حد
محرقہ ومطبقہ سے نہین نکالتی ہے تو اِسقدر سعی بیکار ہے اسلیے کہ زمانہ
حمای وبائی کا مثل زمانہ حمای محرقہ کے ہونا ہمارے مقصود کے مضر
نہین اسلیے کہ محرقہ ومطبقہ حاد جداً سے نہین ہو بلکہ حاد مطلقا سے ہے۔

جواب الجواب

تو ارشاد ہو کہ ان حمیات مین جو فی زماننا پائی جاتی ہین عروض د
مور ورم زیر بغل یا پس گوش یا کش ران کہ جسکو عوام گلٹی کہتے ہین۔
اکثر الی یوم الرابع اور نادر الی یوم السابع ہو جاتا ہے کیا یہ ورم علامت
بحران انتقالی کے ہوگا کیونکہ ایسے امراض کا بحران تام جید ہو نہین سکتا

الا نادر (کما قال الشیخ واعلم ان الحمیات الحادة المهلکة قلما یتخلص الا
بزمانة عضو) فان الطبیعة تعجز عن دفع جمیع مادة الحمیات المهلکات دفعاً
تاماً لاجل شدة اضرارها بها فلذلک یکون فی اکثر الامر انتقالیاً الی المفاصل -

الجواب

جاننا چاہیے کہ علامات بحران انتقالی بالخراج کے کیا ہین - اور آجکل
جو گلٹی لوگون کے کبھی قبل از بخار اور کبھی حال بخار مین پس گوش یا بن ران
وغیرہ مین نکلتی ہے یہ بطور بحران انتقالی بالخراج کے ہے یا نہین اگر ہے
تو طاعون سے یا مثل اور اورام کے اور حمای وبائی اور طاعون مین کونسی
نسبت ہے - علامات بحران انتقالی بالخراج کے چند ہین حیث قال
فی علامات البحران الخراجی اذا کانت القوة صحیحة والعلامات جیدة و
دامت رقة البول زماناً طویلاً فذلک ما ینذر بالخراج وحیث یکون المرض
من مادة فیها حرارة وکذلک اذا قبل العلیل من غیر بحران ظاہر بل علے
سبیل انتقال ثم رایت شریانی الصدغ شدیدی الانبساط
کثیری الضربان لا یہدان وتر اللون خاملاً والنفس متواتراً وربما رایت
سعالاً یابساً من بہ ذلک (ای المجموع من العلامات) فہو متعرض لخراج
فی مفاصلہ - یہ گلٹی جو آجکل نکلتی ہے کبھی قبل بخار اور کبھی بعد بخار یہ طاعون
ہے مطلقاً جس طرح کہ بحران انتقالی بالورم ہوا کرتا ہے ویسا نہین ہے گو اس
امر مین شک نہین کہ کبھی بحران انتقالی بالخراج الطاعون بھی ہوتا ہے
کما قال فان الخراجات التی تکون بہا البحارین تکون من اصناف شتی مثل
دمامیل ودبیلات وطواعین (وذلک اذا کان اندفاعہا الی اللحوم الرخوة)

وتملۃ ونار فارسیۃ وآکلۃ وجدری وخوانیق وقروح تکثر فی البدن لیکن
آپ کے عنوان تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ گلٹی جو
حمیات وبائیہ مین مقامات مذکورہ پر نکلتی ہے یہ طاعون نہین ہے
بلکہ مثل معمولی خراجات کے ہی ہان اگر یہ فرماتے کہ جو گلٹی حمیات وبائیہ
مین نکلتی ہے گیا یہ انتقال بحرانی بالطاعون نہین ہی تو ہمکو کچھ بحث نہوتی
اسواسطے کہ یہ گلٹی جو مقامات معلومہ پر نکلتی ہے جسکو آپ فرماتے ہین کہ
یہ بحران انتقالی کی قسم سے ہی بھلا یہ تو فرمائیے کہ یہ مطلقا کیونکر درست ہو سکتا
ہی اسلیے کہ دیکھا گیا ہے کہ کبھی گلٹی قبل نکل آتی ہے اور پھر حمای وبائی پائی جاتی
ہے اور کبھی گلٹی بخار کے ساتھ ہی نکلتی ہے یعنی جسروز بخار آتا ہے اُسی
روز نکل آتی ہے پھر فرمائیے کہ بحران انتقالی کہین ایسا بھی ہوتا ہے
اور حمای وبائی وطاعون مین تلازم من جہتہ ہے جیسا کہ کہا گیا ہے والحمی
الوبائیۃ لازم للطاعون اور بعض کہتے ہین کہ درمیان وبا اور طاعون کے
نسبت تلازم کی ہے اکثر امر مین کما قال ویطلقا علے الوباء لتلازم الحاصل
بینہما غالبا والا فیہما عموم وخصوص وجہیان آخر عبارت (والا فیہما عموم و
خصوص الخ) سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایک حمای وبائی وطاعون سے بغیر
دوسرے کے بھی پایا جا سکتا ہے جیسا کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ قبل گلٹی نکلتی
ہی اور وہ علامات پائے جاتے ہین کہ جو طاعون مین ہونا چاہیے اور پھر
حمای وبائی لاحق ہوتی ہے اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ صرف گلٹی ہی نکلی اور
مریض ہلاک ہو گیا یا اچھا ہو گیا اور کبھی یہ دیکھا گیا ہے کہ محض حمای وبائی ہوئی
اور مریض مرگیا یا صحت ہو گئی پس یہ خیال کرنا کہ یہ گلٹی جو آجکل حمیات وبائیہ
مین نکلتی ہی یہ فقط علامت بحران انتقالی کی ہے اور طاعون نہین ہے

یہ بات تو جناب ہی کے سمجھنے کے قابل ہے ہماری سمجھ سے باہر ہے علامات طاعون کے بارہ مین دانہ یا ورم مستدیر دفعتاً خلف اذنین یا بغل یا اور مقامات مین پیدا ہونا حیث قال و ہو خراج یقع غالباً فی المراق السخیفۃ کخلف الاذنین والابط والمغابن فجأۃ (۲) ایسی سوزش کا اُس ورم یا دانہ مین ہونا کہ مریض سمجھے کہ گویا آگ رکھی ہوئی ہے (۳) گرد ورم یا دانہ کے سبزی یا سُرخی یا سیاہی یا زردی کا پایا جانا (۴) اکثر وبا مین ہونا جیسا کہ کہا گیا ہے الطاعون علۃ تحدث فی الزمن الوباء غالباً (۵) غشیان اور قے ہونا (۶) درد شدید کے ساتھ جلد کا پھیل جانا (۷) جلد مین زخم پڑنا اور سیاہ خون اور پیپ خون ملی ہوئی اور زرد آب کا نکلنا کما قال وقد یتقرح سریعا وینبسط مع وجع شدید انما التقرح فلرداءۃ المادۃ ونا ریتہا والانبساط لاجل العفونۃ والوجع لکثرۃ المادۃ الحادۃ المحدۃ ویرشح منہا دم اسود وقیح ومدی (۸) خفقان (۹) حمای وبائی کا اکثر ساتھ ہی ساتھ پایا جانا (۱۰) غشی (۱۱) اختلاط عقل (۱۲) نفس اور نبض کا متواتر ہونا اور بعض نے کچھ علامات اور بھی لکھے ہین مثل اعضا شکنی وخشکی زبان وغیرہ کے۔ اب ارشاد ہو کہ یہ جو گلٹی آجکل نکلتی ہے اسمین علامات مذکورہ پائے جاتے ہین یا نہین گو یہ علامات طاعون وبائی کے ہین اور وہ طاعون کہ جو بطریق بحران انتقالی ہوتا ہے اُسمین اور اسمین باعتبار علامات اور باعتبار حقیقت فی الجملہ فرق ہے۔

جواب الجواب

اور لیجیے حمای محرقہ کا حادہ جدا بلکہ حادہ فی الغایۃ سے ہونیمین بدلیل

قول ولما كانت المحرقة الخ کیونکہ غب لازمہ ساتوین روز حیث قال
والدائمة ربما انقضت الى اسبوع اور دائرہ ساتوین نوبہ مین بدلیل
قول قلمایجاوز سبع نوائب اکثر منقضی ہوجاتی ہے کسیطرح کا آپکو شک
تو نہوگا اب قول صاحب غایۃ کا ملاحظہ کیجیے حیث قال فی حمے الوباء
ولیست ہی قسما آخر من الحمیات بل المحرقة والمطبقة اذا احدثت عن فساد
الهواء سمیت بهذا الاسم ویفرد لها باب لاختبارها لبعض التدابیر وایضاً
ہٰذا لبعض الافاضل لاتفتن ان حمیات الوباء نوع آخر من الحمیات بل
ہی اما طبقة او محرقة لکن اذا احدثت عن الوباء وفساد الهواء سمیت بهذا الاسم
وجرت عادة الاطباء ان یضعوا لها بابا علحدة پس علاوہ اسکے کہ اس قول
سے یہ معلوم ہو کہ حمیات وبائیہ بھی حمیات محرقہ ومطبقہ سے ہین یہ بھی پایا
جاتا ہے کہ حمیات وبائیہ بہ نسبت ان حمیات کے بسبب شدید الردائیۃ
ہونے کے اشد ہین از روے اہتمام کے جو یفرد لها باب لاختبارها
لبعض التدابیر سے مخفی نہین ہے اسواسطے کہ اسمین علاوہ عفونت کے
سمیت بھی موجود ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ منتہی حمیات مطبقہ کی اکثر
چوتھے روز ہوتی ہے کما قال وربما انتهت الى اربعة ایام لان فساد الدم
اعظم خطرا فیکون صیانة الطبیعة عنه واهتمامها بدفعه اکثر سے ظاہر ہے
پس بعد معلوم ہونے اس امر کے یہ فرمانا آپ کا کہ حماى وبائی امراض حادہ
جدا سے نہین ہے کیونکر صحیح ہوسکتا ہے اور مشاہدہ آپکا محض آپکے واسطے
حجت ہے نہ غیر کے لیے (واضح رہے کہ کلام ہمارا بہ نسبت اُن حمیات کے
ہے کہ جنکی نسبت آپ نے حکم انقضا مابین السابع والحادی عشر اور
مابین الرابع عشر اور مابین السابع والعشرین دیا ہے اور اُسکو اپنا

مشاہدہ بیان کیا ہے۔

الجواب

اِس قول مذکورۂ بالا (ولیست ہی قسماً آخر من الحمیات الخ) سے یہ
امر معلوم ہوتا ہے کہ حمای وبائی اور کسی حمی کی قسم نہین ہے بلکہ محرقہ
ومطبقہ سے ہے اور حمیات محرقہ ومطبقہ جس نوع سے ہین اُسی نوع سے
حمای وبائی بھی ہے اور مشہور بین القوم یہ ہے کہ حمی کی تقسیم اولاً تین
قسمون کی طرف ہوئی ہے حمیٰ یومیہ ودقیہ وعفنیہ اور کبھی حمیٰ کی تقسیم
دوسری جہت سے کیجاتی ہے طرف حادہ ومزمنہ کے اور طرف حمے
مرض کے مثل حمیٰ عفنیہ کے اور طرف حمیٰ عرض کے کہ وہ تابع مرض
ہوتی ہے مثل حمیٰ ورم کے اِسیطرح تقسیم حمیٰ کی اور اقسام کیطرف بھی کی
گئی ہے۔اب حمای یوم کو ملاحظہ کیجیے کہ اسکی تین قسمین ہین باعتبار اصناف
ارواح کے یعنے ارواح کی تین قسمین ہین روح حیوانی روح نفسانی
روح طبعی اسیطرح حمای یوم کی بھی تین قسمین ہین حمای یوم حیوانی وطبعی و
نفسانی اور ہر ایک اِن تینون قسمون کے تحت مین کئی کئی قسمین پائی
جاتی ہین مثل حمای غضبی وہمی وفکری وسہری وتعبے وتخمی واستحمامی واستحصا
وغیرہ کی اسیطرح تحت حمای خلطیہ مین بھی بہت سی قسمین حمیٰ کی مندرج ہین
اب یہ امر ملاحظہ فرمائیے کہ جو قسم حمیٰ کی جسکے تحت مین پائی جاتی ہے
وہ ہمیشہ اُسکے تحت مین مندرج ہوگی اُسی خروج کسیطرح نہین کرسکتی
اِس حیثیت سے کہ اُسکی نوع سے ہے اور اگر اپنی نوع سے بہ سبب
کسی امر کے تجاوز کرجائیگی تو پھر تحت مین اُس نوع کے کسیطرح مذکو

نہوسکے گی اور نہ اُس نوع کی قسم کہلائیگی اسی طرح حادہ وہ حمی کہی جاسکتی ہے جو قرینہ المنتہی قصیرۃ المدۃ وذوات خطر ہو اور اُسکی جو جو قسمین ہین وہ اُسی وقت تک اُسکے تحت مین مندرج ہوسکتی ہین کہ جبتک اُنپر تعریف حاد کی صادق آتی ہے مثلاً حادہ جدا وہ ہے کہ جسکی البعد منتہا اسے الرابع ہو جیسا کہ کہا گیا ہے فالامراض الحادۃ جدا ابعد منتہاہا اسے اربعۃ ایام اور جسکی منتہا اس سے قبل ہو وہ حادہ جدا نہین ہے بلکہ حاد فی الغایۃ القصوی ہے اور جس کا انقضا چودہ دن یا بیس دن مین ہو وہ حاد مطلق ہے - کما قال الحادۃ مطلقا لاجدا دہے التی تنقضی فے اربعۃ عشر او عشرین یوماً حاصل امر یہ ہے کہ جو نوع حمی کی جسکے تحت مین مذکور ہے وہ اُسی وقت تک اُسکی قسم کہی جائیگی کہ جب تک وہ اوصاف اُسمین پائے جاتے ہین - اب کلام صاحب غایۃ الفہوم کو ملاحظہ کیجیے وہو ہذا - ولیست ہی قسما آخر الخ - حاصل ترجمہ کل عبارت کا یہ ہے کہ حمای وبائی مثل محرقہ و مطبقہ کے ہے اپنے انقضا مین ونیز اور حالات مین یعنے جس قدر زمانے مین انقضا حمای محرقہ و مطبقہ کا ہوتا ہے اُسی قدر زمانے مین انقضا حمای وبائی کا بھی ہوتا ہے مگر چونکہ اس مین وبائیۃ بھی پائی جاتی ہے اور بعض تدابیر اسکے اُس سے علیحدہ ہین - لہذا اس کو علیحدہ حمای محرقہ و مطبقہ سے ذکر کیا اور اگر آپ کی بنا پر حمای وبائی کو حادہ جدا سے فرض کرین گے تو یہ کہنا صاحب غایۃ الفہوم کا (ولیست ہی قسما آخر من الحمیات الخ) صحیح ہوگا یا نہین اور یہ حمی انوع محرقہ و مطبقہ سے رہیگی یا نہین - اگر حمای وبائی بہ سبب علاقہ سمیت کے حادہ جدا سے ہو جاتی تو صاحب غایۃ الفہوم یہ کیون کہتا - ہان شاید

یہ بات صاحب غایۃ الفہوم کے ذہن مین نہ آئی ہو اور اِس مضمون لطیف کا فیضان آپ ہی کے واسطے مختص ہو۔ لائق غور تو یہ امر ہے کہ شیخ نے تو حمیات قانون مین حمای محترقہ کو حاد مطلق سے شمار کیا ہو کما قال والغب الخالصۃ والمحترقۃ حادۃ لا جدا (حاد لا جدا سے مراد حاد مطلق ہے کما قال الشراح) اور آپ تحریر فرماتے ہین کہ حمای محترقہ حادہ جدا بلکہ حاد فی الغایۃ سے ہے یہ تو آپ کے اور شیخ کے قول مین تناقض لازم آتا ہے اور یہ جو آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ منتہیٰ حمیات مطبقہ کی اکثر چوتھے روز ہوتی ہے تو یہ ضروری نہین ہے کیونکہ حکیم شریف خان نے وکثیرا مایکون بحرانہا فی الرابع کی شرح مین لکھدیا ہے۔ چون قوت قوی باشد و خون قلیل ولطیف بود۔ پس جس قدر کہ خون کثیر اور غلیظ ہوگا اور قوت بمقابل اُس کے ضعیف ہوگی اُسی قدر منتہیٰ اِس کی طویل ہوگی اسی سبب سے بعض افاضل نے لکھدیا ہے کہ حمیٰ مطبقہ کا انقضا چودہ دن اور بیس دن تک مین ہوتا ہے فتدبر۔

جواب الجواب

اسمین کلام نہین کہ لولا تقاضی القوہ لکان الا وجب ان یلطف الغذاء ابلغ تلطیف سے حکم بشرط متقاضی نہونے یعنے ضعیف وسست نہونے قوت کے عام اِس سے کہ کوئی مرض ہو ترک غذا کا پایا جاتا ہی مگر اسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ ایسی تلطیف کی قوت متحمل اگرچہ قوی بھی ہو

ہو نہین سکتی جو (لکن القوۃ لاتحتمل ذلک وتخور) سے ہویدا ہے اور بعد ضعیف ہو جانے قوت کے امید نفع کی علاج سے نہین کیونکہ اصل مین معالج قوت ہے جسپر (اذا خارت لم ینفع علاج الخ) دال ہے۔

الجواب

یہ قول یعنے لولا تقاضی القوۃ الخ اسکی شرح صاحب غایۃ الفہوم نے یون کی ہے لولا تقاضی القوۃ الغذاء لحفظہا وبقائہا فکان الاوجب ان یلطف الغذاء ابلغ تلطیف لان اشتغال الطبیعۃ بجملتہا الی المرض یستاصل مادۃ فی اسرع زمان وصرفنا عن ذلک الشغل مما یحیرہا ویعین عدوہا وتجعلہا مغلوبۃ لکن القوۃ لاتحتمل ذلک التلطیف وتخور واذا خارت لم ینفع علاج ترک غذا کے فوائد عبارت شرح سے کسی طرح پوشیدہ نہین اور ترک غذا کے متعلق اس قول مین شیخ نے کسقدر تاکید سے کہا ہے (الاوجب ان یلطف الغذاء ابلغ تلطیف) پس لفظ اوجب ملاحظہ کیجیے کیسی تاکید کرتا ہے ترک غذا کی اس عبارت (لکن القوۃ الخ) کی شرح جو آپ نے تحریر فرمائی کہ ایسی تلطیف کی قوت تحمل اگرچہ قوی بھی ہو ہو نہین سکتی محض غلط ہے کیونکہ اگر یہ مان لیا جائے تو لکان الاوجب الخ سے جو حکم کیا گیا ہے بنا بر اُسکے تکلیف مالایطاق قرار پائیگا اور ایسے امر کا حکم کرنا کہ جو ممکن نہو درانحالیکہ جانتا بھی ہو کہ یہ ممکن نہین بھلا کس کام کا ہے علاوہ ازین خود شیخ کے اقوال سے یہ مخالف ہے مثلاً وہ قول جو مابعد اِسکے مذکور ہے کسقدر صراحتاً ترک غذا کا حکم دیتا ہے فیجب ان تنظر فانکانت العلۃ حادۃ جدا وذلک

اینکون منتہاہا قریبا الخ گو یہ قول حادہ جدا کے متعلق ہے اور قول مذکورہ بالا مطلق ہے جسکے آپ خود قائل ہین اور مقید ازبسکہ مطلق مین داخل ہوتا ہے اس بناپر اس قول کو ذکر کیا لکن القوۃ لاتحتمل الخ اگر مطلق یہ بتارہا ہے کہ تلطیف بالغ کی قوت متحمل نہین ہوسکتی تو حادہ جدا مین بھی یہ قول ترک غذا سے منع کریگا اسلیے کہ یہ قول مطلق ہے اور جبکا کہ انتفا مطلق سے ہوجاتا ہے تو اُسکا انتفا مقید سے بدرجہ اولی ہوتا ہے جناب سید صاحب ملاحظہ فرمائیے (لولا تقاضی القوۃ الخ) یہ قول متعلق قوت قوت کے ہے جسکو لفظ لولا تقاضی القوۃ بتارہا ہے لکن القوہ لاتحتمل ذلک متعلق ضعف قوت کے ہے یعنے لکن القوۃ الضعیف لاتحتمل ذلک پس مجموع عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر قوت واسطے اپنے حفظ و بقا کے طالب غذا نہو تو ترک غذا کیا جائے مگر قوت ضعیف تلطیف بالغ کی متحمل نہین ہوسکتی اور سُست ہوجاتی ہے اور جب قوت ضعیف ہوجائے گی تو علاج فائدہ نہ دیگا۔ یہ مطلب جو اس عبارت کا مین نے بیان کیا کہ اگر قوت قوی ہو تو تلطیف بالغ کرین اور اگر قوت قوی نہو تو نہ کرین یہ خود شیخ کے قول سے ثابت ہے وہو ہذا فان وجدتہا ای القوۃ۔ مقاومۃ صابرۃ قطعت السبب و دبرت الخلط وقطعت الغذاء الخ یہ سابقا بھی مین عرض کرچکا ہون کہ کلام ہمارا قوت قوت کی حالت مین ہے۔

جواب الجواب

پس بعد جاننے اس امر کے اب یہ ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اجرا اس

قاعدے کا کس مرض مین ہو سکتا ہے۔ یہ امر ظاہر ہے کہ تلطیف بالغ
حمیات مزمنہ مین نہین کیجا سکتی جو (علے ان کثیرا من المزمنۃ غیر الحمیات
یحللھا التدبیر اللطیف) سے ظاہر ہے مگر زبان منتہے مین جسپر (و اخر
تدبیرک المعافی اللطف) دال ہے پس معلوم ہوا کہ تحت مین اس قاعدے
کے اگر ہین تو امراض حادہ اور چونکہ امراض حادہ کی چند قسمین ہین پس
ضرورت اسمین بھی واعی طرف اس امر کے ہوئی کہ دیکھین کونسی قسم
امراض حادہ سے ایسی ہے جسمین اجرا اس قاعدے کا ہو سکتا ہے
بعد ملاحظہ معلوم ہوا کہ کوئی قسم انسے ایسی نہین کہ جسمین تلطیف بالغ کا
حکم ہو مگر حادے فے الغایۃ القصوی یا وہ کہ جسکے ابعد منتہی الی اربعۃ ایام ہو
بشرط قوت اور عدم خوف سقوط اور توضیحا کہ آیا مقام اس قاعدے کے
اجرا کا کون ہے و تمثیلاً تا کہ جہال اطبا دھوکا نہ کھائین اور ضلالت و گمراہی
مین گرفتار نہون اور تحت دعا، جالینوس سے باہر آئین (حیث قال
کثر اللہ بہم عدد المقابر) جو (اذ التصورت ہذا) سے ظاہر ہے (فیجب ان
تنظر) سے تفسیر اسکی کی پس جسطرح کہ استدلال اس قاعدے سے
او پرنہ دینے غذا کے امراض احادہ سفے الغایۃ القصوی اور اسمین کہ
جسکے ابعد منتہی الی اربعۃ ایام) ہے اور شیخ نے اسکو حادہ جدا کہا ہی بدلیل
قول (و المنتہی تختلف فی الامراض فالامراض الحادۃ جدا ابعد منتہاہا
الی اربعۃ ایام) کیا جا سکتا ہے اسی طرح اس قاعدے سے حکم غذا دینے
کا پایا جاتا ہے وقت ضعیف و سست ہونے یا خوف سقوط قوت کے
اگرچہ قوی بھی ہو جو (لولا تقاضی القوۃ او رحدست ان القوۃ لا تحوز اور
اس قول سے جو حمای محرقہ مین کہا گیا ہے۔ (لکنہا تحتاج الی تلطیف اشد)

(لان المرض احد والبحران اقرب والمنتہیٰ اسرع) وہذا اذا کانت القوۃ مساعدۃ الی المنتہیٰ (فتشتغل بدفع المرض لابہضم الغذاء) واذا خفت سقوط القوۃ فلا بدمن تغذیہ وان لم یشتہوہا سے پوشیدہ نہین ہے پس تحت سے اس قاعدے کے بعض حمیات یومیہ اور حمیات وبائیہ اور حمای غشیہ خلطیہ اور وہ حمیٰ جو مادہ صفراویہ رویہ رقیقہ رویۃ الجواہر سمیۃ سے ہوتے ہین نکل جائینگے اور یہ قاعدہ بھی تحت مین اُسی قاعدے کے ہے جسکا ذکر شیخ نے کلیات مین اسطرحسے کیا ہے حیث قال (واکثر ما یتکلف فی تقلیل الغذاء ومنعہ ہو فی اعلاج الامراض الحادۃ) پس اس قاعدے کے ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ اگر ممانعت غذا سولے اُن حمیات کے جنمین حکم غذا دینے کا ہی کیجا سکتی ہے تو چار روز تک نہ دس دس اور انتہا یہ کہ بیس بیس روز بلکہ اس سے بھی زائد کہ جسکے جواب مین جناب مرزا صاحب فرماتے ہین (لہذا حمای وبائی مین جس زمانے تک طبیب حاذق مناسب سمجھے ترک غذا کرے اور اگر جناب مرزا صاحب یہ فرمائین کہ مراد ہمارے اس قول سے یہی چار روز ہین تو تحریر جواب استفسار عبث کیونکہ مقصود استفسار اُس قاعدے کا ہے جسسے اس زمانے تک ممانعت غذا کی پائی جائے جیسا کہ فی زماننا کیجاتی ہے اب رہا یہ امر کہ تخفیف شغل سے مراد تقلیل غذا نہین (الی قول) پس مراد اس سے یہ ہوئی کہ غذا نہ دے) یہ فرمانا آپ کا اُسوقت صحیح ہوتا جبکہ غذا متصف بکثیر یا کثیف نہ ہوتی علی اختلاف النسخ اور بعد اتصاف ممانعت غذاء قلیل یا لطیف نہین پائی جاتی اور تلطیف بالغ تلطیف تدبیر نہین ہے جیسا کہ شرح ان یلطف جداسے جو بان تقلیل سے کی گئی ہے ظاہر ہے۔

الجواب

یہ فرمانا آپ کا کہ منع غذا کی ضرورت سوائے حادہ جدا یا حادۃ فی الغایۃ القصوی کے اور کسی مین نہین ہوتی تخصیص بلا مخصص ہے اور اگر یہ فرض بھی کرلیا جائے تو وہ قواعد کلی جنمین بلا قید کسی مرض کے حکم ترک غذا دیا گیا ہے۔ (مثلاً یہ قول واعلم انہ لولا تقاضی القوۃ الخ اور واکثر ما تیکلف فی تقلیل الغذاء ومنعہ الخ) کلی باقی نرہین گے کیونکہ کلی کو چاہیے کہ اپنے تمام جزئیات پر منطبق ہو اور اگر یہ نہوتا تو ہر آئنہ قواعد کلیہ کا ذکر کرنا بیکار ہوجاتا بلکہ یہ قواعد کلیۃ اسی غرض سے ذکر کیے گئے ہین کہ جسوقت مرض حاد کی کسی نوع مین ضرورت ترک غذا کی ہو اور کوئی مانع نہو ترک غذا کرائین علاوہ ازین جن اقسام امراض حادہ مین حکم غذا دیا بھی گیا ہے تو اُسی وقت مین کہ جب کوئی مانع نہو کما قال الا ان تعرض اسباب تمنع عن ذلک مما تذکر فی الکتب الجزئیۃ (وہی کنفرۃ تکون للمریض فی اوائل الحمیات او امتلاء او تخمۃ فیمنع الغذاء) پس اب فرمائیے کہ حمائی وبائی مین امتلا ہوتا ہے یا نہین اِس امر کو مین قبل ہی ثابت کرچکا ہون یہان پھر اسکا ذکر بیکار ہے لہذا اس مقام پر اتنا کہدینا کافی ہے کہ جب تک امتلا ہو اور طبیب سمجھے کہ امتلا ہے غذا نہ دے اور یہ جو مین نے لکھا تھا کہ طبیب جس زمانے تک مناسب سمجھے ترک غذا کرائے ــ اُس سے مراد وہی زمانہ ہے کہ جس زمانے تک امتلا باقی رہے جیسا کہ ابتدائے کلام مین عرض کرچکا ہون اور جناب کا یہ خیال کہ فی زماننا تلطیف بلیغ دس دس اور بیس بیس روز اور اِس سے بھی زائد کی جاتی ہے محض غلط ہے بلکہ زمانۂ منتہی کے بعد تلطیف بلیغ نہین کی جاتی۔

جواب الجواب

طعام لغة گیہون اور مایوکل کو کہتے ہین کما فی القاموس الطعام البر و ما
مایوکل وفی بحر الجواہر الطعام بالفتح اسم لمایوکل کالشراب اسم لمایشرب
اور ماکول اُس چیز کو کہتے ہین کہ جس کا بلع بمضغ ہو کما فی مجمع البیان الاکل
ہو البلع من مضغ وبلع الذہب واللؤلؤ وما اشبہ ذلک لیس باکل فی
الحقیقہ وفی شرح الجیلانی والفرق بینہما (ای فی الاکل والشرب)
ان الاکل یتقدمہ المضغ عادة بخلاف الشرب انتہیٰ کلامہم - اور یہ ہی مراد
ہمارے طعام متعارف سے ہے اور قول صاحب مجمل کا - الطعام یقع
علی کل مایطعم حتی الماء قال اللہ تعالیٰ (فمن شرب منہ فلیس منی ومن لم
یطعمہ فانہ منی پس علاوہ اسکے کہ یہان یطعمہ طعم سے ہے بمعنی ذوق
نہ طعام سے جیسا کہ صاحب مجمع البیان نے فرمایا ہے (فہو من الطعم
الذی مایودہ الذوق ای لم یجد طعمہ لا من الطعام والطعم یوجد فی الماء
وفی الطعام - یہ محتاج قرینہ کا ہے کما فی تلک الایہ اور طعام کا غذا سے
عام ہونا معلوم نہین کیونکہ کیموسات اور دم حیض اور لبن مرضعہ اور
اُس شے کو جس سے نشو ونماء اشجار ہوتا ہے غذا کہتے ہین بخلاف طعام
کے اور اشجار کو مغذی کہتے ہین اور مطعم نہین کہتے جناب والا سخن گفتن و
بکر جان سفتن ست ✤ نہ ہر کس سزاے سخن گفتن ست -

الجواب

فی الواقع طعام مایوکل کو کہتے ہین اور ماکول اُس شے کو کہتے ہین

ہ جس کا بلع لمضغ ہو لکن غذا کا باعتبار اصطلاح اطباد و معنون پر اطلاق
ہوتا ہے احدہما یقال غذاء للجسم الذی استحال حتے فسدت صورتہ النوعیۃ
وحدثت لہ صورۃ عضو من الاعضاء الانسانیۃ فصار جزءًا منہ وتشبیھا بہ سادًا
البدل ما تحلل منہ او لینفصل ایضا للنمو ویسمی ہذا غذاء بالفعل وثانیہما غذاء
الجسم الذی ہو بالقوۃ کذلک وہذہ القوۃ علے قسمین قریبۃ وبعیدۃ
اما الذی بالقوۃ البعیدۃ فہو الجسم الذی اذا ورد علے بدن الانسان
وانفعل عن الحرارۃ الغریزیۃ یستحیل حتے یصیر غذاءً بالفعل وہذا
کالخبز للجسم واما الذی ہو بالقوۃ القریبۃ فہو الجسم الذی ہو بالبدن
معدّلان یصیر غذاء بالفعل وہذا ہو الاخلاط وبعض الرطوبات الثانیۃ وایض
قال بعض المحققین وما یوثر فی البدن بمادۃ فقط یسمے غذاء مطلقًا۔ اور بعض
نے غذاے مطلق کی تعریف اس طرح کی ہے غذاے مطلق آنست کہ تاثیر
وتاثر ان در بدن بمادہ فقط باشد نہ بکیفیت وصورت بدینقسم کہ چون
وارد بدن گردد وتاثیر در آن نماید متوسط کیفیتے کہ لازم آنست وبدن ازان
متاثر ومتغیر نشود وازمزاج اصلی خود نگردد بلکہ در آن تصرف نمودہ یا بالقوۃ
آنرا بالفعل آورد ومتغیر ومتبدل از صورت غذائی بصورت خلطی گرداند
ومستعد اینکہ بگردد جزو عضو وبر اقطار ثلثہ آن بعینہ زاید وفائز گردد بران
صورت عضوی از مبداء فیاض جل شانہ باستعداد قریب مانند آب
گوشتہای لطیف وزردہ تخم مرغ نیم برشت ویا بعید مانند گندم
وسائر حبوب وبقول وغیرہا وکیفیت حاصلہ ازان خلط مناسب وغالب
بر کیفیت اصلی بدن واعضا نباشد۔ پس ملاحظہ ہو کہ طعام ہر ماکول کو سکتے
ہین عام ازین کہ اُس کا اثر بدن مین کسی طرح ہو بخلاف غذا کے کہ نہین کہسکتے

مگر اُسی چیز کو کہ جس کا اثر بدن مین بالمادہ ہو پس طعام غیر مشروط ہوا او
غذا مشروط اور غیر مشروط مشروط سے عام ہوتا ہے جیسے بعض ادویہ مفر
و مرکبہ مثل تنبول وہیل و فوفل و معاجین وغیرہا کے کہ ان کو بوجہ اسکے
کہ ان کا بلع عادۃً بعد مضغ ہوتا ہے طعام کہہ سکتے ہین لیکن غذا نہین کہہ سکتے او
خبز و لحم وغیرہما کو طعام بھی کہتے ہین اور غذا بھی کما لا یخفی علے
اولی الافہام۔

جواب الجواب

معلوم نہین کہ مراد آپ کی مطلق امراض حادہ سے کیا ہے پس اگر مقصود آپ ک
اِس سے جنس امراض حادہ ہے تو اِس سے لازم آتا ہے کہ قسم شئے قسیم
اُسی شئے کی ہو جائے اور اگر مراد آپ کی اِس سے حادہ مطلقا ہین تو تناقض
آپ کے قول مین اور اِس قول شیخ مین کہ جو آپ نے خود اپنے جواب
مین لکھا ہے وہوا ہذا وان رایت المرض حادۃ مطلقا فیجب ان تلطف
لاسفے الغایۃ لازم آتا ہے۔

الجواب

جناب حکیم صاحب اسمین شک نہین کہ اِس مقام پر آپ نے پوری
قوۃ معقولی کو کام فرمایا ہے اور قسم شئے اور قسیم شئے کا مسئلہ آپنے
خوب سمجھا ہے اور نہایت عمدہ محل پر صرف فرمایا ہے مگر خیر یہ تو ارشاد
ہو کہ یہان آپ نے مقسم کس چیز کو قرار دیا ہے اور قسم کسکو ٹھہرایا ہے

قسم اور مقسم کی تعریف کیا ہی مقسم کو کیسا ہونا چاہیے اور قسم کو کیسا ہونا چاہیے قسم اور مقسم
مین نسبت کیا ہے شیخ نے اکثر مقامات پر مطلقا حاد کی لفظ استعمال کی
ہے جیسے یہ عبارت مطلقا من الحاد جسکی شرح مین صاحب غایۃ الفہوم
نے کہا ہے ولعل المراد منہ حاد مطلق - یا دوسرے مقام پر قانون مین شیخ
نے لفظ حاد اسطرح استعمال کی ہے حیث قال فی الحمی الغشیۃ الدقیۃ
ہذہ الحمی حادۃ اب فرمائیے کہ ان دونون مقامون پر شیخ کی کیا مراد ہے
آیا حاد سے جنس حاد مراد ہے یا حاد نجدا یا حاد مطلقا یا اور کوئی قسم اقسام
مذکورہ سے مراد ہے خیر جو مطلق مراد ہے وہی ہم بھی مراد لیتے ہین اگر یہان
شیخ نے جنس حاد مراد لی ہے تو ہم بھی وہی مراد لیتے ہین اور اگر مطلق
مراد لیا ہے تو ہم بھی وہی مراد لیتے ہین اور شیخ کے کلام سے کسی طرح کا
تخالف نہین لازم آتا ہے محض سمجھ کا پھیر ہے اسلیے کہ یہ قول وان رایت
المرض حاداً مطلقا الخ حمیات مین مذکور ہے اور متعلق اُن احکامات کے
ہی جو کلیات مین ذکر کیے گئے ہین اور کلیات مین شیخ نے لکھا ہو وکلما
کان المرض احد ینبغی ان یلطف اکثر الا ان تعرض اسباب تمنع عن ذلک
کما نذکر فی الکتب الجزئیۃ اسکی شرح مین آملی نے کہا ہے وہی کنفرۃ
تکون للمریض فی اوائل الحمیات او امتلاء او تخمۃ فیمنع الغذاء - اب
یہ فرمائیے کہ وہ احکام جو حمیات قانون مین شیخ نے ذکر کیے ہین وہ باعتبار
ان احکام کے جو کلیات مین ذکر کیے ہین جزئی ہین یا نہین اور وہ احکام
جو حمیات مین ہین وہ متعلق اُن احکام کے کہ جو کلیات مین مذکور ہین
درج ہین یا نہین کیونکر درج نہونگی اسلیے کہ خود شیخ نے حمیات ہی مین
توضیح سے لکھدیا ہے وما قیل فی التغذیۃ فذلک مما یجب ان تتذکرہ

مگر اُسی چیز کو کہ جس کا اثر بدن مین بالمادہ ہو پس طعام غیر مشروط ہوا اور
غذا مشروط اور غیر مشروط مشروط سے عام ہوتا ہے جیسے بعض ادویہ مفردہ
و مرکبہ مثل تنبول وہیل و فوفل و معاجین وغیرہا کے کہ ان کو بوجہ اسکے
کہ ان کا بلع عادةً بعد مضغ ہوتا ہے طعام کہہ سکتے ہین لیکن غذا نہین کہہ سکتے اور
خبز و لحم وغیرہما کو طعام بھی کہتے ہین اور غذا بھی کما لایخفی علے
اولی الافہام۔

جواب الجواب

معلوم نہین کہ مراد آپ کی مطلق امراض حادہ سے کیا ہے پس اگر مقصود آپ کا
اِس سے جنس امراض حادہ ہے تو اِس سے لازم آتا ہے کہ قسم شئے قسیم
اُسی شئے کی ہو جائے اور اگر مراد آپ کی اِس سے حادہ مطلقا ہین تو تناقض
آپ کے قول مین اور اِس قول شیخ مین کہ جو آپ نے خود اپنے جواب
مین لکھا ہے وہو ہذا و ان رایت المرض حادة مطلقا فیجب ان تلطف
لا سنے الغایة لازم آتا ہے۔

الجواب

جناب حکیم صاحب اِسمین شک نہین کہ اِس مقام پر آپ نے پوری
قوۃ معقولی کو کام فرمایا ہے اور قسم شے اور قسیم شے کا مسئلہ آپنے
خوب سمجھا ہے اور نہایت عمدہ محل پر صرف فرمایا ہے مگر خیر یہ تو ارشاد
ہو کہ یہان آپ نے مقسم کس چیز کو قرار دیا ہے اور قسم کسکو ٹھہرایا ہے

قسم اور مقسم کی تعریف کیا ہے مقسم کو کیسا ہونا چاہیے اور قسم کو کیسا ہونا چاہیے قسم اور مقسم
مین نسبت کیا ہے شیخ نے اکثر مقامات پر مطلقا حاد کی لفظ استعمال کی
ہے جیسے یہ عبارت مطلقا من الحاد جسکی شرح مین صاحب غایۃ الفہوم
نے کہا ہے ولعل المراد منہ حاد مطلق - یا دوسرے مقام پر قانون مین شیخ
نے لفظ حاد اسطرح استعمال کی ہے حیث قال فی الحمی الغشیۃ الدقیۃ
ہذہ الحمی حادۃ اب فرمائیے کہ ان دونون مقامون پر شیخ کی کیا مراد ہے
یا حاد سے جنس حاد مراد ہے یا حاد جدا یا حاد مطلقا یا اور کوئی قسم اقسام
مذکورہ سے مراد ہے خیر جو مطلق مراد ہے وہی ہم بھی مراد لیتے ہین اگر یہان
شیخ نے جنس حاد مراد لی ہے تو ہم بھی وہی مراد لیتے ہین اور اگر مطلق
مراد لیا ہے تو ہم بھی وہی مراد لیتے ہین اور شیخ کے کلام سے کسی طرح کا
مخالف نہین لازم آتا ہے محض سمجھ کا پھیر ہے اسلیے کہ یہ قول وان رایت
المرض حاداً مطلقا الخ حمیات مین مذکور ہے اور متعلق اُن احکامات کے
ہے جو کلیات مین ذکر کیے گئے ہین اور کلیات مین شیخ نے لکھا ہے وکلما
کان المرض احد ینبغی ان یلطف اکثر الا ان تعرض اسباب تمنع عن ذلک
مما نذکر فی الکتب الجزئیۃ اسکی شرح مین آملی نے کہا ہے وہی کنفرۃ
تکون للمریض فی اوائل الحمیات او امتلاء او تخمۃ فیمنع الغذاء - اب
یہ فرمائیے کہ وہ احکام جو حمیات قانون مین شیخ نے ذکر کیے ہین وہ باعتبار
ان احکام کے جو کلیات مین ذکر کیے ہین جزئی ہین یا نہین اور وہ احکام
جو حمیات مین ہین وہ متعلق اُن احکام کے کہ جو کلیات مین مذکور ہین
درج ہین یا نہین کیونکر درج نہونگی اسلیے کہ خود شیخ نے حمیات ہی مین
توضیح سے لکھدیا ہے وما قیل فی التغذیۃ فذلک مما یجب ان تتذکرہ

ہہنا ولا نعید الکلام سے فی ہذہ الامور لانہ قد سبق منا پس یہ حکم وان کانت
المرض الخ بھی متعلق اسکے ضرور ہوگا کہ تلطیف بالغ امراض حادہ
مطلقاً مین نکرو اگر کوئی مانع غذا سے نہو اور حمیات وبائیہ مین مانع توی
امتلا اور نفرت موجود ہے جسکو حقیر پہلے ہی ثابت کرچکا ہے گو غذا صدیق
قوت ضرور ہے مگر اُسی طرح صدیق مادہ بھی ہے حیث قال والتغذیت
صدیقۃ للقوۃ من جہت نعشہا وعدو للقوۃ من جہۃ انہا صدیقۃ لعدوہا
وہو المادۃ ۔

جواب الجواب

افسوس ہے کہ آپ نے اول اندیش وانگہی گفتار پر عمل نہ فرماکے اور بغیر سمجھے
اور بغیر ملاحظہ اُس قول کو شیخ کے جو گویا شرح اُسکی کر رہا ہے وہو ہذا (و
انکان المرض حادا وفی الابتداء لطفنا تلطیفا معتدلا (ای قللنا الغذاء
لتشتغل الطبیعۃ بنضج المادۃ لا تلطیفا فی الغایۃ والا عجزت عن فعلہا
بل تلطیفا معتدلاً) وانکان الی المنتہی بالغنا فی التلطیف وانکان المرض
مزمنا تلطف (ای لا المعتدل ولا البالغ خوفا من خور القوۃ) بل لطفنا
تلطیفا معتدلا عند الانتہاء علے ان کثیراً من المزمنۃ غیر الحمیات یحللہا
التدبیر اللطیف) استدلال اپنے مقصود پر اکثر ماتیکلف الخ سے فرمانا
یہ آپ ہی کا کام تھا بہرحال امراض حادہ کی اطبا نے چند قسمین کی ہین
اول حاد فی الغایۃ القصوی وہو الذی ینقضی فیما بین الرابع والسابع
سوم حاد جدا (وہو الذی ینقضی فیما بین السابع والحادی عشر) چہارم
حاد مطلق وہو الذی ینقضی فی الرابع عشر) پنجم اقل حدۃ (وہو الذی

ینقضی فیما بعد ذلک الی السابع والعشرین) ششم حاد مزمنات (وھو الذی ینقضی فیما بعد ذلک الی الاربعین) اور بعض نے تقسیم حاد ومزمن اس طور پر کی ہے (فقال ثم حض الاکثر ماکان من الحادۃ منتہاہ فی الرابع و مادونہ بالحادۃ فی الغایۃ القصوی وما فی السابع ومادونہ بالحادۃ جدا وما الی الرابع عشر بالحادۃ مطلقاً وما الی السابع عشر والعشرین والرابع والعشرین بقلیلۃ الحدۃ وما الی السابع والثلثین بحادۃ المزمنات وما منتہاہ فی الاربعین فہو مزمن- پس بعد معلوم ہونے اقسام امراض حادہ اور تفاوت مراتب حدت کے ظاہر ہے کہ ان سب کا حکم یکساں ہو نہین سکتا جیسے قول (وتختلف حال الغذاء فی المنع والتقلیل بحسبہا لا محالۃ اور **قول** (کلما کان المرض احد وبحرانہ اقرب فینبغی ان یلطف اکثر) صراحتاً دلالت کرتا ہے دال ہی پس آپکا یہ فرمانا (چونکہ اس قول مین مطلق امراض حادہ مین ترک غذا کا حکم ہی) صحیح نہوگا اور تفصیل اسکی کہ ترک غذا کس مین کیجائے اور تقلیل کس مین اس قول سے (فاذا کان المرض فی غایۃ الحدۃ فینبغی ان یکون الغذاء فی غایۃ اللطافۃ بمنزلۃ جلاب وماء العسل وسکنجبین واذا کان المرض مما ینقضی فی السابع ان یعطی ماء الشعیر بسکر وجلاب وشراب بنفسج وانکان مما ینقضی فی التاسع الی الرابع عشر فاعطہ ماء الشعیر بثفلہ او ماء الشعیر مصفا بعد ساعتین من النہار وبعد انتصافہ المزورۃ بالقرع او اسفاناخ او غیرہما مما یحضر وکذلک یجری الامر فی تدبیر الامراض التی اقل حدۃ من ہذہ مما ہو اغلظ من ہذہ الغذاء) سے ظاہر وہویدا ہے پس معلوم ہوا کہ تلطیف بالغ سوائے امراض حاد فی الغایۃ القصوی کے اور یا جسکو کہ شیخ نے حاد جدا کہا ہے اور کوئی قسم امراض حادہ سے کہ جسمین ترک غذا کا حکم ہو پائی نہین جاتی کما قال الشریف

سے شرح وآن در تدبیر مرض کہ در غایت قصوی باشد از حدت استنے کلام
الا عند المنتہی وفے یوم البحران کما قال وکلما کان المرض فیہا (ئے فی حادۃ)
اقرب من المبتدء والاعراض اسکن یغذی تقویۃ للقوۃ وکلما اخذ المرض فے
التزید وکذا الاعراض ینبغی ان یقلل وعند المنتہی ینبغی ان یلطف جدا (ای بان
یقلل) سے روشن ہے اور تلطیف بالغ نزدیک شیخ کے منع غذا ہے اور
موافق اس قاعدے کے وہ غذا جو غایت لطافت مین ہو مثل جلاب وغیرہ
کے اور جسقدر مرض حدت مین کم ہوگا اور منتہی بعید ہوگی میل طرف تغلیظ تدبیر
کے کرنا چاہیے جیساکہ ماء الشعیر بسکرا ورماء الشعیر بثفلہ سے مخفی نہین ہے فافہم۔

الجواب

اسقدر طول تحریر اور بار بار ایک ہی امر کو لکھنے کی کیا ضرورت ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے پاس حمیات کے کئی نسخے ہین۔ آپکے اس قول کا خلاصہ اور حاصل یہ ہے کہ تلطیف بالغ سوائے حادہ جدا یا دفے الغایۃ القصویٰ کے اور کسی قسم مین مرض حاد کی نہین چاہیے۔ اسکو آپ پہلے بھی لکھ چکے ہین اور اُسکا جواب بھی مین تحریر کر چکا ہون۔ اب پھر اُسکی تکرار کی ضرورت نہین سوائے طول کے اور کوئی فائدہ نہ ہوگا لہذا اُسی کی طرف رجوع کیجیے۔

جواب الجواب

جس جگہ مقصود اسہال سے تخفیف وتقلیل ہو یا مادہ مہیاج یا خوف ترک استفراغ مین۔ استفراغ بغیر نضج سے زائد ہو پس کیا ایسے مقام پر بھی انتظار نضج کا کیا جائیگا بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ احکام پر ان مقامات کے آپ کی نظر

نہین پڑی ورنہ آپ ایسا کلام بے سمجھے بوجھے نہ فرماتے خیراب مطالعہ
کیجیے اول فاذا استعملت القوانین المذکورۃ سے اول عروض العلۃ فیجب
بعد ذلک ان تشتغل بالانضاج والاستفراغ الذی لیس علی سبیل التقلیل
والتخفیف وقد ذکرناہ بل علے سبیل قطع السبب۔ یہ کلام صاف دلالت
کرتا ہے کہ استفراغ کی دو قسمین ہین ایک علی سبیل التقلیل والتخفیف اور
اسمین احتیاج نضج کی نہین اور دوسری علے سبیل قطع السبب اور یہ محتاج
نضج کا ہے کما لایخفی علے من لہ نظر دوم وان کان المرض کثیر المادۃ ہائجا
استفرغنا فے الابتداء ولم ننتظر النضج اور مثل اسی کے دوسرے مقام پر
کہتا ہے نقلا عن البقراط حین قال ینبغی ان یستعمل الدواء المسہل بعد ان تنضج
المرض فاما فے اول المرض فلا ینبغی ان یستعمل ذلک الا ان یکون مہیاجا و
مثل ہذا الاستفراغ الضروری الذی لیس فے وقتہ مثل تغذیۃ الضروریۃ التی
لیست فی وقتہا۔ سوم۔ فاما ان کانت المادۃ کثیرۃ متحرکۃ منتقلۃ من عضو و
ظننت انہ لا مہلۃ الی نضجہا وربما حدثت منہا اورام سرسامیۃ وغیر ذلک
ولو ترکت اوقعت سے خطر قبل الزمان الذی یتوقع فیہ نضجہا وذلک
اطول من الزمان الذی یتوقع فیہ النضج المعتدل لامحالۃ فلابد من استفراغہا
فان الخطر فے ذلک اقل من الخطر فیہا ومع ذلک فان الطبیعۃ تکون متحرکۃ
الی دفعہا لکثرۃ اذا ما فاذا اعنیت وافقہا الاعانۃ لامحالۃ فلابد منہ۔ چہارم
وکذلک ان خفت غلبۃ من الخلط واوجب الاحتیاط الاستفراغ اذا لم
یکن نضج فلا تحرک الا فے الابتداء۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ
مقام ایسے ہین کہ جسجگہ انتظار نضج کی ضرورت نہین اب آپ امعان نظر
فرمائیے اور اُس قول پر شیخ کے جو بعد مین بالفصد والاسہال کے کہا ہے

غور کیجیے اور فکر سے کام لیجیے وہو ہذا (فیجب ان یبادر فیہا الی الاستفراغ
پس کیا مبادرت کے معنے یہی ہین کہ اول نضج کر لین اور بعد مین استفراغ
اور ابن قول شیخ کے جواسنے حمای محرقہ مین کہا ہے کیا معنے ہونگے وہو
ہذا و اذا احتاجوا الی الاستفراغ بمثل ما قیل فالتعجیل اولی لتقلیل المادۃ تخفیفا
علے الطبیعۃ فی انضاج البواقی واخراج ما فی الامعاء و ما یقرب منہا لئلا
یصعد البخار منہ الی الراس والقلب و یورث قلقا اکثر واما التام فبعد النضج)
اور اگر آپ پر ملاحظہ ان مقامات کا دشوار تھا تو آپ نے کاش کے طب اکبر
ہی کو ملاحظہ کر لیا ہوتا کہ یہ ایسی کتاب نایاب نہین ہے چنانچہ کہا ہے ہرگاہ
تپ وبائی ظاہر شود بزودی تن را از خلط فزونی پاک کنند بے انتظار نضج
انتہی۔ ع سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست۔

الجواب

یہ ارشاد ہو کہ کیا حمای وبائی مین قطع سبب مقصود نہ ہوگا کس وجہ سے قطع سبب
مقصود نہو گا حالانکہ حمیات وبائی حمیات عفنیہ سے ہے اور حمیات عفنیہ کے
علاج مین شیخ نے لکھدیا ہے واعلم ان علاج حمی العفونۃ مخالف علاج
الدق فان علاج الدق مقصور علے مضادۃ المرض وعلاج حمی العفونۃ لیس
مقصورا علے مضادۃ المرض وحدہ بل علیہ وعلے قطع سببہ پس اگر حماے
وبائی حمیات عفنیہ سے نکل جائے تو البتہ تحت سے اِس حکم کلی کے بھی نکل
سکتی ہے اور یہ وہ ہے کہ جسکا کوئی قائل نہین علاوہ ازین جب حمای وبائی محرقہ
ومطبقہ سے ہے تو اتحاد احکام مین بھی ضرور ہوگا۔ اب ملاحظہ فرمائیے کہ
محرقہ کے علاج مین کیا حکم ہے۔ کما قال علاج المحرقۃ ہو علاج الغب الخالص

ای اللازمۃ) اب علاج غب لازمۃ ملاحظہ ہو واعلم ان علاج الغب
اللازمۃ ہو علاج الغب لکنہ امیل اسلے مراعاۃ احوال النضج وقال القرشی
فے شرحہ لان ملاک النضج ہو التمیز ومافے داخل العروق لاختلاطہ فیہا
بقیۃ الاخلاط یصعب تمیزہ عنہا ولاکذلک التی خارج العروق فانہا
اکثیرا ما تکون متمیزۃ غایۃ التمیز فیکون خروجہا لذلک اسہل مما فے داخل
العروق فلذلک کانت حاجۃ التی فے داخل العروق اسلے الانضاج
اکثر لیتمیز فیسہل خروجہا پس اِس سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ
محرقہ مین لحاظ نضج کیا جائے پس تپ وبائی کہ جو اُسیکی نوع سے ہے اُس مین
انتظار نضج کیون نہ کیا جائے اور اگر آپ یہ مقامات بوجہ کثرت اشغال کے
نہ ملاحظہ فرما سکتے تھے تو کاش اپنے میزان الطب ہی دیکھ لیا ہوتا۔ ملاحظہ
ہو کہ حکیم محمد ارزانی نے علاج محرقہ مین کیا لکھا ہے لیکن بداند کہ در انجا مادہ
داخل رگہا بود افراط در تبرید نشاید کرد و بنضج مادہ بیشتر مراعات باید نمود مگر در
محرقہ صفراوی کہ تبرید کثیر مطلوب ست تا بدق نینجامد الا در محرقہ کہ مادہ دران
نسبت بحرارت غالب تر باشد کہ درینجا نضج و تنقیہ مقدم دارند مع رعایت
تبرید اب آپ امعان نظر سے ملاحظہ فرمائیے کہ اِس سے بھی یہی ثابت ہوا
کہ محرقہ مین ضرورت نضج ہے۔ مین عبارت میزان الطب نقل نہ کرتا مگر چونکہ
آپ کو اِن کتابون کا مذاق زیادہ ہے اِسی سے آپ نے ایسی کتابون کی
عبارتین بھی تحریر فرمائی ہین پس مین نے صرف آپکی خوشنودی کے واسطے
یہ عبارت نقل کردی اور یہ عبارت معالجہ حمای محرقہ کی (واذا احتاجوا الے
الاستفراغ بمثل ما قیل فالتعجیل اولی) جو آپ نے اپنے اثبات مدعا مین
تحریر فرمائی ہے تو اِسکا مطلب آپ بالکل برعکس سمجھے ہین شاید آپ نے

اسکی شرح نہین ملاحظہ فرمائی ورنہ آپ اپنے اثبات مدعا مین اسکو نہ صرف
کرتے۔ خیراب ملاحظہ ہو کہ اس عبارت کا یہ مطلب نہین ہے کہ جسوقت
وہ لوگ جنکو تپ محرقہ عارض ہو محتاج استفراغ ہون مسہلات سے
پس تعجیل کیجائے جیساکہ جناب نے تصور فرمایا ہے بلکہ اسکا مطلب یہ
کہ اگر وہ لوگ محتاج استفراغ ہون ملنیات سے واسطے تنقیص وتخفیف
مادہ کے پس جلدی کیجائے استعمال ملنیات مین اور انتظار نضج نہ کیا جا
کما قال الگیلانی فی شرح بتلیل ماقیل من الملینیات لتنقیص المادۃ وتخفیفاً عن
الطبیعۃ فی انضاج البواقی واخراج ما فی الامعاء ومایقرب منہا لئلا یصعد البخا
منہ الی الراس والقلب ویورث قلقا اکثر۔ اور ہمارے آپکے کلام استفرا
بالاسہال مین ہے نہ استفراغ بالتلیین مین اور یہ مبحوث عنہ سے خارج
بلکہ مراد ہماری استفراغ سے استفراغ تام ہے اور وہ بغیر نضج نہین چاہ
کما قال واما التام فبعد النضج۔ اب آپ خود حمای وبائی مین دیکھیے شیخ نے کیا
کہاہے اور صاحب غایۃ الفہوم نے اُسکی کیا شرح کی ہے۔ کما قال فی علاج
حمی الوباء وان کانت اخلاط اخری فاستفرغوا وقال صاحب غایۃ الفہوم
فی الشرح فاستفرغوا بعد تسہیل الطریق۔ جناب سید صاحب تسہیل طریق کے کیا
یہی معنی ہین کہ بلانضج مسہل دیدین بلکہ تسہیل طریق کنایہ نضج سے ہے کما قال
وتسہیل الطریق کنایۃ عن النضج۔ ماشاء اللہ آپکے حسن نظر وسعی مرام کی کہانتک
تعریف کیجائے لطف یہ ہے کہ لاتقربوا الصلوۃ کو تو آپ پڑھتے ہین اور وانتم
سکارا کو ترک کرتے ہین۔ جناب سید صاحب قبلہ ذرا یہ تو ارشاد ہو کہ آپنے
یہ عبارت حمیات کی (نقلا عن البقراط حین قال ینبغی ان تستعمل ذلک الخ)
کس نسخے سے نقل فرمائی ہے شاید کوئی قلمی نسخہ شیخ کا آپکے پاس ہوگا جسمین

یہ عبارت جسطرح آپ نے تحریر فرمائی ہے ہوگی جناب حکیم صاحب اِس عبارت
سے آپ نے لیس یکادیکون فی الاکثر مہیاجاً کو کیون نکال ڈالا کیا یہ عبارت
آپ کے نزدیک غلط تھی۔ یہ عبارت تو کل نسخون مطبوعہ وغیر مطبوعہ مین
موجود ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ یہ عبارت صاف صاف دلالت کرتی ہے
اِس امر پر کہ مرض مہیاج نادرالوجود ہے کما قال نفیس شرحہ یعنی ہذا المرض
المسمی مہیاجاً لیس بکثیر الوجود بل ہو قلیل الوجود وانما قال ذلک لیکون
الطبیب علی بصیرۃ ولا یظن اکثر الامراض المادیۃ الکثیرۃ الغوائل کذلک
فیستفرغ قبل النضج فیجاب علے المریض آفۃ اخری اور یہ مشہور ہے کہ
الشاذ کالمعدوم پس جب یہ معلوم ہوگیا تو حمای وبائی کو مرض مہیاج فرض
کرنا بعید از قیاس ہے کیونکہ مرض مہیاج نادرالوجود ہے اور حمای وبائی کثیر
الوجود ہے پس جو چیز قلیل الوجود ہو اُسکا قیاس اُس چیز پر جو کثیر الوجود
ہو بعید از عقل ہے والا قلیل الوجود قلیل الوجود باقی نہ رہیگا پھر یہ فرمائیے
کہ حمای وبائی مین کیون نہ انتظار نضج کیا جائے ہان یہ ہو سکتا ہے کہ تخفیف
مادہ کے لحاظ سے ملینات استعمال کرین اُسکے واسطے انتظار نضج کی
ضرورت نہین گو آپکی قابلیت مین کسی طرح کا شک نہین۔ نقل عبارت
قلب اکبر اسپر کالشمس فی نصف النہار دال ہے۔ جناب سید صاحب کیا
مناظرہ کی یہی شان ہے کہ جو دل مین آیا کہدیا تہذیب کا خیال درکنار کردیا۔

آدمی را آدمیت لازم ست
عود را اگر بو نباشد ہیزم ست

مین یہ نہین کہتا کہ آپ نے یہ الفاظ میرے واسطے کیون ارشاد کیے۔ بلکہ
اِس سے بھی جو الفاظ شدید ہون مین اُنکے قابل ہون مگر ان الفاظ کا

استعمال آپکی شان کے لائق نہین-آپ کو مناسب ہے کہ آئندہ سے
ایسے الفاظ نہ استعمال فرمائیے گا۔

جواب الجواب

یہ تسلیم ہے مگر بلحاظ قوت وقریب المنتہیٰ نہ ہر وقت مین جیسا کہ گیلانی نے
لکھا ہے وذلک اذا کانت القوۃ قویۃ والمرض قریب المنتہیٰ و امکان
الوقت وقت البحران فان منع الغذاء عند ضعف القوۃ اہلاک المریض
اور خاصکر حمای وبائی ہین کہ سقوط قوت اسکی اعراض لازمہ سے ہے پس
ایسے وقت مین ترک غذا بنظر انضاج کرانا اہلاک مریض کا باعث ہوتا ہے
یہ کام طبیب حاذق کا نہین۔

الجواب

وذلک اذا کانت القوہ قویۃ والمرض قریب المنتہیٰ الخ اسکا یہ مطلب نہین
ہے کہ ترک غذا بنظر انضاج اُسوقت کرائین کہ جب قوت قوی ہو اور مرض قریب
انتہا کے پہونچا ہو جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے (یہ تسلیم ہے مگر بلحاظ قوت
وقریب المنتہیٰ) بلکہ مطلب اسکا یہ ہے کہ ترک غذا بنظر انضاج اُسوقت کرا
چاہیے کہ جسوقت قوت قوی ہو اور مرض قریب المنتہیٰ یعنے قصیر المدد
کیونکہ وہ امراض جو بعید المنتہیٰ ہون اُنمین ترک غذا اس ارادے سے نہین
جائز ہے اور یہ مسلم ہے کہ حمای وبائی امراض حادہ سے ہے اور امراض حادہ
کے واسطے قصیر المدد اور قریب المنتہیٰ ہونا شرط ہے پس اگر اسکو قصیر المد
اور قریب المنتہیٰ نہ مانین گے تو شمار اسکا حادہ سے نہوگا اور سقوط قوت

ہای وبائی کے اعراض لازمہ سے نہین ہے کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہین ہوتا
ونکہ اگر سقوط قوت اسکے اعراض لازمہ سے ہوتا تو ہر آئنہ کبھی اسکا بحران تام
بید نہ ہوتا حالانکہ ہوتا ہے اسواسطے کہ بحران تام جید کے واسطے قوت کا قوی
ونا لازم ہے کما قال ولیتوقع البحران التام الدفع فے الامراض الکائنۃ
من المادۃ الحادۃ والقوۃ القویۃ۔

جواب الجواب

ب الشی یعمی ویصم مثل مشہور ہے۔ چونکہ آپکے ذہن مین وقت تحریر جواب
ولے اس امر کے کہ کسی طرحسے جواب اسکا لکھدون اس سے بڑھکر
وئی امر شیرین ومحبوب نہ تھا مانع مطالعہ کتب ہوا۔ خیر اب معالجہ کو اُس
پ کے جو کیموسات ردیہ شدیدۃ الرقۃ والغوص ردیۃ الجوہر سمیۃ
سے ہوتی ہے ملاحظہ کیجیے وہو ہذا۔ (وعلاجہا علاج المحرقۃ وسقی ماء الشعیر
ی ساعۃ قلیلاً قلیلاً ممزوجاً بماء الرمان) اور پھر کہا ہے (واکل الخبز بماء الرمان
مز ونحوہ عند مقارنۃ النوبۃ ومثل ہذا قال الشیخ وینعش بالغذاء قلیلاً قلیلا
یکن غذاءہ مثل الخبز المنقوع فے ماء الرمان مبرداً ان اشتہاہ وکذلک
ی ماء الفواکہ وان احتیج للقوۃ الے المصوصات المتخذۃ من الفراریج بالخل
ماء الحصرم والبقول الباردۃ وخصوصاً الکزبرۃ کان نافعاً) پس یہ حالت
یات کی ہے کہ باوجود موجود ہونے سمیتہ کے حکم تغذیہ کا دیا ہے اب
لت اکل سمیات کے بعد کی اور تجربہ حذاق کی ملاحظہ کیجیے قرشی معالجات
موم مین کہتا ہے ولک من طعم فلعل ذلک یبران لم یقی السم یکسر حادیتہ او لم
ا قسرائی ولیکثر من شرب الماء والطعام فانہا ان تقیئت فہو المطلوب

وان لم یقی فقد یکسر عادیۃ السم) شیخ معالجہ بلا درخوردہ مین کہتا ہی لا بد من
سقی لبن حلیب وسمن علے التواتر اور معالجہ جیلہنگ خوردہ مین ویکسر
قوتہ بسقی اللبن والزبد سقیا بعد سقی۔ پس بعد ملاحظہ ان اقوال کے ہم
کہ سکتے ہین کہ یہ قول یعنے (اکل سمیات کے بعد جبتک ضرر سمیت بدن
سے دفع نہو غذا نہ دینی چاہیے) محض آپ کا ہی یا مثل آپ کے جو اور حذاق
ہون یا دو ہی کیسی پہلے خود تو یاد کر لیجیے حذاق کو اپنا شریک نہ فرمائیے

الجواب

وہ حمی جو کیموسات ردیۃ الجوہر سمیہ سے ہوتی ہے اُسمین حکم ماء الشعیر جو
دیا گیا ہے تو وہ اُسی حالت مین دیا گیا ہے کہ جب قوت ضعیف ہو یا
امتلا نہو یا امتلا ہو مگر قوت کافی نہو اسکے سوا مین اگر یہ حکم فرض کیا جائیگا
تو کلیات مین جو حکم ذکر کیا گیا ہے متعلق ترک غذا کے وہ حکم کلی نرہیگا
اب آپکا یہ فرمانا کہ جو حمی کیموسات ردیۃ الجوہر سے ہو اُسمین غذا دین اور
ان اقوال کو پیش کرنا بڑی جسارت کا امر ہے۔ حق تو یہ ہے کہ آپ ہی کا
کام ہے دوسرے کے امکان مین نہین۔ یہ جو مین نے لکھا تھا کہ اکل سمیات
کے بعد جبتک سمیت بدن سے دفع نہو اُسوقت تک غذا نہ دین اُسکا یہ
مطلب نہین ہے کہ مطلق غذا نہ دین بلکہ اُسکا مطلب یہ ہے کہ جو غذا
غالب الطعم والرائحہ ہو نہ دین محض اس بات کا اس کلام سے دکھا دینا
منظور تھا کہ اکل سمیات کے بعد جبتک سمیت باقی رہتی ہے اُسوقت تک
غذاے غالب الطعم والرائحہ نہین دیتے ہین اس سبب سے کہ اگر ایسی
غذا دینگے تو اُسکو اعضا جذب کر لینگے اور اثر سمیت بواسطہ غذا کل بدن مین

جائیگا کہ جو باعث ہلاکت مریض ہوگا۔ اب اُس سمیت کو خیال فرمائیے
جو سابق ہی سے بواسطہ ارواح واخلاط کل بدن مین عام ہو بھلا اُسمین
غدا کسطرح دینگے قطع نظر اِس سے جو کچھ غذلے دوائے وغیرہ اکل سمیات
کے بعد دیجاتی ہے یہ فرمائیے کہ وہ کس نظر سے دیجاتی ہے آیا اِسواسطے
دیجاتی ہے کہ وہ جزو بدن ہو یا اِسواسطے دیجاتی ہے کہ وہ سم مین مل کر
اسکی سورت کو توڑ دے اور منافذ سم مین حائل ہوجائے اگر یہ خیال
کیا جائے کہ وہ جزو بدن ہونے کے خیال سے دیجاتی ہے تو یہ کہنا کہ
غذاے غالب الطعم والرائحہ نہ دین۔ حیث قال فیجب ان یحترز من الاغذیۃ
والاشربۃ الغالبۃ الطعوم والغالبۃ الروائح۔ بیکار سا ہوجائیگا اب رہا یہ
امر کہ محض دوائے دیتے ہین تاکہ غذا سم مین مخلوط ہوجائے اور سورت سم کو
توڑ دے اور منافذ سم مین حائل ہوجائے تو اُسکا دینا اور نہ دینا بخیال
جزو بدن ہونے کے برابر ہے۔

جواب الجواب

تاویل القول بما لا یرضی قائلہ یہ قول مشہور ہے۔ نہایت بجا و درست ہے
واقعی اِسمین کسی طرحکا شک وشبہہ نہین ہو سکتا کہ جناب نے تفہیم مین اِس
قول کے کوئی دقیقہ امعان نظر اور انعام بصر کا اُٹھا نہ رکھا ہوگا لکن ع

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خداے بخشندہ

اور یہ معنی اِس قول کے جو آپ نے بیان فرمائے ہین ایسے ہین کہ میرے
خیال مین کسی شارح اور غیر شارح کے ذہن مین ابتک نہ آئے ہونگے۔

یہ تو ارشاد ہو کہ کیا کوئی حاشیہ قلمی شیخ کا آپ کو ملگیا کہ جسمین تصریح اُسنے اِسکی
کی ہے کہ مراد ہماری اِس سقوط سے وہ سقوط شہوت ہے کہ جو بعد زوال
سمیت اور بوجہ ضعف کے ہوتا ہے ہم تو یہی کہین گے گو آپ چھپائین اور
اپنی ذکاوت ذہن بتائین ورنہ یہ الہامی باتین کہین ذہن مین آ سکتی ہین
آپ نے بعد لکھنے اِس جواب کے اِس مسودہ کو کسی کو دکھا بھی لیا تھا یا
نہین۔ کاشکے آپ نے ایسا فرما لیا ہوتا کہ آپ معذور خیال کیے جاتے۔

الجواب

عنوان تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب نے میرے قول کی تردید مین
کوئی درجہ تنقیح نظر اور تدقیق بصر کا اُٹھا نہ رکھا ہوگا لکن ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

واذ اسقطت الشہوۃ الخ کا جو مطلب حقیر نے عرض کیا ہے طبعزاد نہین ہی
بلکہ اقوال شیخ سے مستفاد ہے کہ جنکو مزید توضیح کے واسطے ذکر کرونگا
اور یہ مطلب اِس عبارت کا صرف میرے ذہن ناقص مین نہین آیا ہے
بلکہ اطبائے حذاق حال و مجتہدین فن کہ جنکی قابلیت و کمال کا سوائے
آپکے زمانہ معترف ہی وہ بھی اِس عبارت کا یہی مطلب ارشاد فرماتے ہین
مگر جو مطلب کہ جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ سقوط شہوت جب ہو عام ازین
کہ حال امتلا مین ہو یا بعد رفع امتلا غذا دیدی جائے آیا کسی حاشیۂ قلمی سے
دستیاب ہوا ہے یا حصول اِس مضمون لطیف کا عالمِ رویا مین ہوا ہے یا
شان کلیت سے اِس قول کے مستفاد ہوتا ہے یا یہ علم سینہ ہے کہ جو

چپکے سے آپکو کسی اُستاد نے تعلیم کر دیا۔ ہمارے نزدیک تو شاید یہ مطلب اس
عبارت کا شیخ کے ذہن مین بھی نہ آیا ہوگا۔ خیر اب ملاحظہ فرمائیے کہ اگر حالت
متلا یا شدّت مرض مین غذا دینگے تو اُس سے سواے ضرر کے کوئی فائدہ
نہوگا بلکہ موجب استحکام وطول مرض ہوگا۔ کما قال فانہم اذا کانوا متغذین
فی ذلک الوقت اشتغلت الطبیعۃ بالھضم عن النضج والدفع واستحکم المرض
وطال ولذلک یجب ان یوخر التغذیۃ الی الانحطاط فما بعدہ۔ دوسرے
مقام پر کہا ہے وممایقتضی التلطیف ان یکون الی فصد او اطلاق بطن او
حقنۃ او تسکین وجع حاجۃ فحینئذ یجب ان یفرغ من قضاء تلک الحاجۃ اولا
ثم یغذی ان وجب الغذاء ولم یکن مانع آخر وقال صاحب الغایۃ فے
شرح ہذا الکلام من لطخۃ فے المعدۃ او احتباس ثفل او ورم فیھا او امتلاء۔
اب ارشاد ہو کہ واذا سقطت الشھوۃ الخ سے کیا مراد ہے آیا وہ سقوط شہوت
مراد ہے کہ جو عین امتلا و اشتداد مرض کی حالت مین ہو یا وہ سقوط شہوت
مراد ہے کہ جو بعد رفع امتلا و زوال سمیت ہو۔

جواب الجواب

خیر اب ارشاد ہو کہ اقوال ذیل کے کیا معنے ہونگے اول قول شیخ کا ہی
و اسنے بعد اسکے کہا ہے (فیجب ان یکون اغذیتہم من الحوامض والمجففات)
پس باوجود خود منع کرنے استعمال حموضات کے ایسے وقت مین یعنے بعد
زوال مرض کما قال والسکنجبین ربما اجھم وکذلک الحموضات۔ اور حکم دینے
مرطبات کے کما قال بل یجب ان یدبر بما ہو معتدل ولہ حرارۃ لطیفۃ مع رطوبۃ
عاملۃ۔ پھر یہ کہنا ویجب اینکون الخ کیا معنے رکھتا ہے اور اس قول شیخ کے

کہ جسکو ہم ذیل مین مع شرح حکیم شریف خانصاحب لکھتے ہین وہو ہذا وقد
یکون مع غثیان وسقوط شہوۃ - واین ہر دو بسبب رسیدن ضرر بفم معدہ است
و بزودی میرسد فساد بروح ان لم یقاومہا بالاکل اگر معالجہ و مقابلہ کردہ نشود
آن سقوط و غثیان را بسبب اکل خصوصًا اکل مقوی معدہ در معدہ قوت
حاصل خواہد شد وسقوط برطرف خواہد رفت صبرًا از جہت مصابرت نمودن
از اکل ونخوردن غذا بسبب نفرت کہ حاصل میشود در این مرض اہلکہ ہلاک
خواہد کرد علیل را زیرا کہ محتاج اند بسبب ضعف قوی بسوء تکثیر غذا انتہی کلامہ
اور اِس قول حکیم محمد ارزانی کے جو اُسنے طب اکبر مین تحریر کیا ہے و مصابرت
بر عطش وجوع سخت زیانکارست لہذا گفتہ اند کہ در این تپ لقمہ چند از اغذیہ
مناسبہ باید داد اگرچہ آرزوی طعام نباشد - کیا معنے ہونگے ؎

عیب ست بزرگتر کشیدن خود را از مردمک دیدہ بباید آموخت	وز جملۂ خلق برگزیدن خود را دیدن ہمہ کس را ونہ دیدن خود را

ہذا ما خطر عند تسوید ہذا القرطاس فی البال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال واخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ الطاہرین -

الجواب

فیجب ان یکون اغذیتہم من الحوامض والمجففات - یہ قول جو حمای وبائی
مین مذکور ہے مطلب اسکا یہ ہے کہ اگر غذا صاحب حمای وبائی کو دین تو
واجب ہے کہ حموضات سے ہو تاکہ تقطیع صفرا وقمع صفرا کرے ونیز تولید
صفرا بھی کم ہو - فیجب سے یہ مطلب نہین ہے کہ واجب ہے کہ غذا صاحب
حمای وبائی کو دین کسی حال مین کیون نہو عام ازین کہ امتلا باقی ہو یا نہ ہو

و السکنجبین ربما انجہم قول مذکور کے منافی نہین ہے اسلیے کہ جہان پر یہ قول
مذکور ہے تو وہ یون ہے ولکن الاقتصار علے السکنجبین ربما انجہم - اور یہان
اختصار علی السکنجبین نہین کہا گیا ہے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ اگر اُنکو غذا دین تو
حموضات شریک کر کے دین - و نیز اور اقوال جنسے حکم غذا دینے کا نکلتا
ہے وہ اُسی وقت مین ہے کہ جب امتلا باقی نہو جیسا کہ کئی بار زیادتی توضیح
کے واسطے بیان کیا گیا - اب یہ ارشاد کیجیے کہ ہیضہ وبائی اور بعد اسقاط
حمل جبتک کہ نقانہ ہو کیون ترک غذا کراتے ہین - اِس مقام پر وا قوال
کہ جنمین صراحتاً حکم ترک غذا کا مذکور ہے ان دونون مقامون پر اُن کو
بنظر اختصار ترک کرتا ہون -

تم الکلام بعون الملک العلام فے شہر ذالحجۃ الحرام و آخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی اشرف انبیائہ محمد و آلہ الہادیین -

تمت
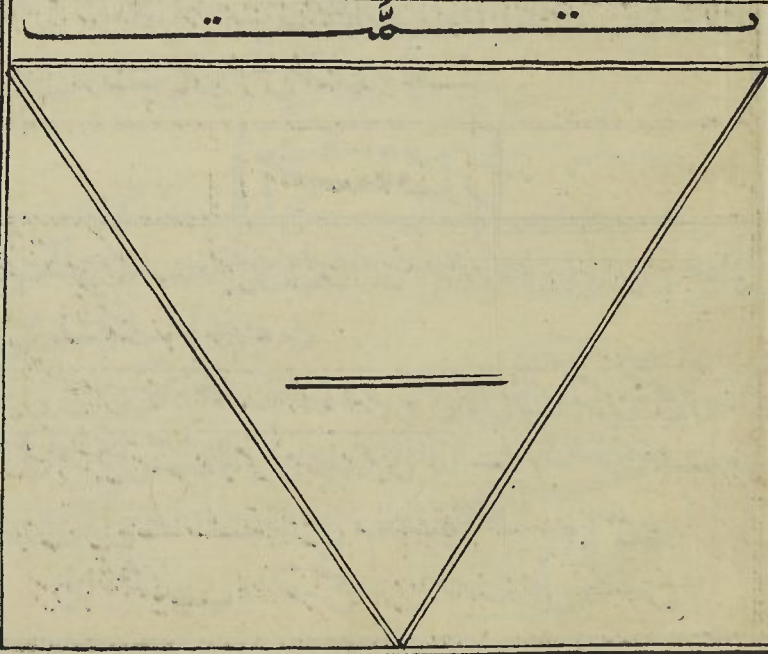
التماس بخدمت ناظرین

رسالہ ہذا مین حقیر نے علاوہ اور امور کے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ فی زمانناحمیات وبائیہ مین تلطیف بالغ زمانہ منتہی کے بعد نہین کیجاتی اور جالینوس وبقراط عصر عمدۃ الحکما زبدۃ الاطبا جناب حکیم سید امیر حسین صاحب زید افضالہ کا یہ خیال کہ تلطیف بالغ تین تین روز اور اس سے بھی زائد کی جاتی ہو غلط ہے۔ اور قول شیخ الرئیس واذا سقطت الشہوۃ فاجبر واعلی الاکل الخ کا جو مطلب حقیر نے تحریر کیا ہو علاوہ اسکے کہ وہ اقوال شیخ سے مستفاد ہو حکماے حذاق حال بھی اسکا وہی مطلب ارشاد فرماتے ہین اور یہ دونو امر ایسے ہین کہ تاوقتیکہ اطباے نامدار انکی تصدیق نہ فرمائین لائق اعتماد نہین لہذا مین نے ایک استفسار اسی مضمون کا بعض مشاہیر اطبا کی خدمت مین بھیجکے جواب لکھوایا اور اُسکو درج ذیل کرتا ہون تا اہل انصاف پر حق و باطل منکشف ہو جائے۔

استفسار

کیا فرماتے ہین حکماے حاذقین کاملین اس مسئلہ مین کہ حماے وبائی مین تلطیف بالغ کس زمانے تک جائز ہے۔

قول شیخ الرئیس واذا سقطت الشہوۃ فاجبروا علی الاکل فان اکثر من تشیجع علی ذلک یاکل قسراً یقبل ویعیش فلا بد من اجبارہم علی الغذاء سے کونسا سقوط شہوت مراد ہی اور اس قول سے حالت امتلا مین حکم غذا دینے کا نکلتا ہے یا نہین۔

بینوا بالتکشیف والتوضیح + مع الاستدلال والتصریح

جواب

ہوالعزیز الحکیم

ہماری وبائی مین بعد لحاظ شرائط قانون تغذیہ زمانہ منتہی تک خصوصًا تابقائے شدت وصعوبت اعراض ترک غذا ضروری ہے۔

قول شیخ الرئیس واذا سقطت الشہوۃ الخ سے وہ سقوط شہوت مراد ہی جو بوجہ بطلان حس و شدت ضعف کے پیدا ہوا ہو کما قال صاحب غایۃ الفہوم واذا سقطت الشہوۃ فاجبروا علی الاکل لانہ قد یموت جسہم فلا یشعرون بالحاجۃ الی الغذاء وحینئذ یجب ان ینبہوا فان اکثر من تشجع علی ذلک ویاکل قسرا تقبل طبیعتہ علی الطعام ویعیش لان الغذاء یمدا روا حہم التی قد قلت وفسدت فلا بد من اجبارہم علی الغذاء لتقوی القوۃ وتبنہہ۔ اور ایسا ہی فاضل لاثانی حکیم علی گیلانی اور علامہ قرشی اور شریف دہلوی کے کلامون سے ثابت وظاہر ہوتا ہے۔ اس قول شیخ سے حالت امتلا مین غذا دینا ہرگز ثابت نہین ہوتا ہے۔ قول شیخ الرئیس کتاب رابع بحث بطلان شہوۃ مین خود شاہد اسکا ہے۔

حررہ خادم الاطباء محمد عبد الرشید اللکھنوی عفی عنہ ذنبہ الخفی والجلی۔ ۲۳۔ اگست سنہ ۱۹۰۵ء۔

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب حررہ خادم الاطباء محمد عبد الحفیظ اللکھنوی عفا عنہ ذنبہ الخفی والجلی۔ ۲۳۔ اگست سنہ ۱۹۰۵ء

(مہر) حکیم محمد عبد الرشید سنہ ۱۳

(مہر) حکیم عبد الحفیظ ۸۵ ۱۲

حامداً ومصلیاً

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب حررہ
خادم الاطباء محمد عبد العزیز اللکھنوی عفا عنہ
ذنبہ الخفی والجلی ۔ ۲۳ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۵ء

نحمدہ ونصلی

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب
حررہُ خادم الاطباء والحفاظ محمد
عبد العلی عفی عنہ ۲۶ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۵ء

محمد عبد العلی عفی عنہ
خادم الاطباء والحفاظ

بحمدہ

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب
حررہ خادم الاطباء والحفاظ محمد
عبد الولی اللکھنوی ۔ ۲۶ اگست سنہ ۱۹۰۵ء

بسملةً وحمدلةً وصلوةً وسلاماً
الامر کذالک ۔

محمد حسین رضا عفی عنہ
۲۶ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۵ء